صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 08 فروری 2019ء بمطابق 02 جمادی الثانی 1440 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَإِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرَىٰO يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَـٰنُ مَا سَعَىٰO وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰOفَأَمَّا مَن طَغَىٰO وَءَاثَرَ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَاO فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰO وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰO فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ۔

(ترجمہ)۔ تو جب بڑی آفت آئے گی۔ اس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا۔ اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا۔ اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا۔ اس کا ٹھکانہ بہشت ہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور، کوئسچنز آنسرز اوشی بیا به د هغې نه پس اوکړو جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: لیګل پوائنټ آف آرډر دے، کیږی جی، لیګل دے Relevant point دے، لیګل پوائنټ دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کوئسچنز آور اوشی، بیا اوکړئی جی، تاسو کوئسچنز آور نه پس اوکړئ جی، کوئسچنز آور نه پس تاسو اوکړئی جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: لیګل پوائنټ دے، لږ غوندې موقعه راکړئی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور، کوئسچن آور چې اوشی ځکه چې دا کوئسچنز آور چې دے، دا لیپس شی کوئسچنز آور نه پس اوکړئی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یو موقع راکړئی، لږ وخت اخلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو له زه موقع درکومه کنه، کوئسچنز آور نه پس اوکړئی جی، (شور) کوئسچنز آور اوشی جی، هغې نه پس به کوؤ جی، ایجنډا باندې راشئی جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: پوائنټ آف آرډر باندې لیګل دے، کیدے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور اوشی جی، کوئسچنز آور اوشی، کوئسچنز آور اوشی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: پوائنټ آف آرډر دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، یو منټ د پوائنټ آف آرډر په مطلب باندې تاسو ځان پوهه کړئی جی، پوائنټ آف آرډر مطلب باندې اول ځان پوهه کړئی جی۔

(شور)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ماله به اجازت راکوئی جی، پوائنټ آف آرډر دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور اوشی جی، کوئسچنز آور ګوره جی د ایجنډې مطابق به چلیږو جی، ایجنډا چې څه ده، ایجنډا کوئسچنز آور دے، کوئسچنز آور

(شور)   کوئسچنز آور اوشی هغې نه پس تاسو خپله خبره کوئی جی۔ کوئسچن نمبر 772، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 272۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، ماله ټائم راکړئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوکړئی جی، تاسو کوئسچنز آور اوشی، بیا تاسو اوکړئی کنه جی، کوئسچنز آور دے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، ماله به ټائم راکوئی پوائنټ آف آرډر باندې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سر، څه اوکړئی جی، جی خوشدل خان صاحب۔

نکتہ اعتراض

Mr. Khushdil Khan Advocate: Rule 19 said, according to this, first I am thankful to you for given me the Floor. Your honour may see sub-rule (2) of Rule 20 "During the session, unless otherwise directed by the Speaker, the following shall be the business hours of the Assembly:''

اب دیکھیں، پرسوں ہمیں ٹائم دیا تھا 9 بجے اور ہاؤس جو شروع ہوا تھا وہ ساڑھے گیارہ بجے، آج آپ نے ہمیں ایجنڈے پر جو ٹائم دیا تھا، وہ ڈیڑھ بجے ہے اور ابھی ڈھائی بجے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ ایک گھنٹہ، تو اگر کل پرسوں سپیکر صاحب، مسٹر مشتاق غنی صاحب نے اس کرسی پر یہ کہا تھا کہ میں اس گرین کتاب کے تحت چلوں گا، (تالیاں) تو کیا یہ خلاف ورزی نہیں ہے، کیا یہ Violation of this rule نہیں ہے؟ سر، اب آتے ہیں، رول 22 ذرا پڑھ لیں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، یو منټ، جناب خوشدل خان صاحب تاسو چې کومه خبره اوکړله، آپ نے جو بات کی رولز کے مطابق آپ نے کہا ہے کہ رول 19 کے بارے میں بات کرنی ہے، پھر آپ رول نمبر 22 پہ اور رول 20 پہ آ گئے۔ ابھی رول 22 سے پہلے تو آپ رول 20 کی جو بات ہے

ٹائمنگ کی، تو آج جمعہ کا دن تھا اور نماز بعض جگھوں پر دو بجے، بعض جگھوں پر ڈیڑھ بجے اور ڈھائی بجے ہوتی ہے، اس وجہ سے تاخیر ہوئی ہے جی، تو آئندہ کے لئے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ نے جو ٹائم دیا ہوتا ہے، Then you have to abide by, you have to be punctual of that very time، اب رول 22 پر آ جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک دہ جی، ان شاء اللہ راتلونکې وخت کښې به پابندی کوؤ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: او کے جی۔ یو منټ، یو منټ جی، رول 22 ته راشه، رول 22 دا وائی، Rule 22 says, ''Transaction of business:, On Thursdays no business other than Private Members business shall be transacted.'' سر، آپ دیکھیں، آپ کو معلوم ہے کہ چوتھا سیشن جاری ہے، ہمیشہ Thursday کو آپ Off کرتے ہیں، آپ چھٹی کرتے ہیں اور آپ ہمارے اس بزنس کو Kill کرتے ہیں، کیا یہ قانون آپ کو اجازت دیتا ہے؟ جب آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم قانون کے مطابق اسمبلی کو چلائیں گے، گرین بک کے مطابق چلائیں گے (تالیاں) تو کیا کل Thursday نہیں تھا؟ کل جمعرات تھی آپ نے چھٹی کر لی، آج Friday کو رکھا ہے، اس کا مطلب ہے کہ آپ Malafidely کر رہے ہیں، آپ قصداً یہ کر رہے ہیں اور پرائیویٹ ممبر کو آپ اپنے بزنس سے محروم رکھتے ہیں۔ تھینک یو سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان شاء اللہ اگلی دفعہ اس پر بات ہو گی ان شاء اللہ، اور رول کے مطابق ہم کوشش کریں گے کہ جو قوانین ہیں اس گرین بک میں، ان پہ عمل کیا جائے۔ جی جی، سلطان محمد خان صاحب، سلطان محمد خان صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، بہت شکریہ۔ میں صرف ایک منٹ بات کرنا چاہ رہا ہوں جی، میرے خیال میں اصولی طور پہ جو خوشدل خان صاحب نے بات کی ہے تو رولز جو انہوں نے Quote کئے ہیں، بالکل ٹھیک Quote کئے ہیں لیکن سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ چونکہ اسمبلی کی Sitting کو ختم کرنے کا کوئی ٹائم نہیں ہے، جب تک وہ بزنس ہو گا تو ویسے بھی چلے گا، تو سر، میری یہی ریکویسٹ ہے کہ جتنا بھی بزنس ہے تو آج چونکہ ٹائم پہ اجلاس شروع نہیں ہوا ہے تو جتنا بھی بزنس ہے، وہ کمپلیٹ ہو جائے تو میرے خیال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن میرے خیال میں ہم سب کو Punctual ہونا چاہیئے، ٹائم پہ آنا چاہیئے اور اسمبلی ٹائم پہ شروع ہونی چاہیئے، بالکل ان کے ساتھ، یہ درست کہہ رہے ہیں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، سلطان محمد خان صاحب نے گورنمنٹ کی طرف سے ایشورنس دی ہے، ان شاء اللہ اگلی دفعہ بالکل ٹائم پہ سیشن بھی شروع ہوگا اور سب ممبران حاضری بھی دیں گے لیکن یہ صرف گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں، اپوزیشن ممبران کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی ٹائم پہ آیا کریں۔ ابھی ایجنڈے پہ آتے ہیں جی، انہوں نے بات کی خوشدل خان صاحب نے، ابھی کوئسچنز آور پہ آتے ہیں، ابھی Time waste نہیں کرنا۔ سوال نمبر 772، کوئسچن نمبر 772، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، جی میڈم-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، میڈم ریحانہ اسماعیل صاحبہ، جی میڈم (شور) آپ کے کوئسچنز ہیں، دیکھیں جی، آپ کے کوئسچنز ہیں، ایک گھنٹہ ٹائم کا شروع ہوگیا ہے، ایک گھنٹہ، ٹائم شروع ہوگیا ہے، اب آپ کی باری ہے، میڈم ریحانہ اسماعیل صاحبہ، ایک منٹ آپ کی بات ہم نے سن لی ہے، حکومت نے ایشورنس دے دی ہے جی (مداخلت) کس کا جواب؟ ایک منٹ جی، ایک منٹ، میں نے کہہ دیا ہے، آپ کی تمام باتیں سنیں گے، پہلے کوئسچنز آور، کوئسچنز/آنسرز سیشن ہو جائے، اس کے بعد، کوئسچنز/آنسرز سیشن ہو جائے، آپ ایجنڈے پہ آئیں، آپ ایجنڈے پہ آئیں، ایجنڈے پہ آئیں، ایجنڈے پہ آئیں (مداخلت) ایک منٹ جی، کوئسچنز جتنے ہیں، یہ تمام اپوزیشن کے ہیں، ٹائم شروع ہوگیا ہے، ایک گھنٹہ ٹائم ہے، آپ کے یہ کوئسچنز پھر لیپس ہوں گے تو پھر آپ کہیں گے کہ ایسی بات ہے، ٹھیک ہے اگر آپ اپنے کوئسچنز کو اہمیت نہیں دیتے تو میں فلور دے دیتا ہوں، بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں میں ٹائم دے رہا ہوں، بیٹھ جائیں، اگر آپ اپنے کوئسچنز کو اہمیت نہیں دے رہے، آپ کے کوئسچنز ہیں، عنایت اللہ خان صاحب، عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ دیکھیں رول 22 جو پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے، یہ بڑا Important issue ہے، اپوزیشن کے لئے یہ دن مختص ہوتا ہے پرائیویٹ ممبرز کے بزنس کے لئے، اس پہ پرائیویٹ ممبرز لیجسلیشن لاتے ہیں، اس پہ پرائیویٹ ممبرز جو ہیں ان کی ریزولیوشنز آتی ہیں، ان کی ایڈجرنمنٹ موشنز آتی ہیں، پورا دن مختص ہوتا ہے پرائیویٹ ممبرز کے لئے، Private member does not mean opposition, private members is Shafiullah Khan, private member means Azam Khan, everybody تو 'پرائیویٹ ممبر ڈے' آپ کی اسمبلی کا سیشن جب سے شروع ہوا ہے، ابھی تک نہیں ہوا ہے، جب آپ کہتے ہیں کہ ہم کریں گے تو اس

میں لکھا ہوا ہے کہ حکومت کو اگر پرائیویٹ ممبر ڈے کی ضرورت ہے، اگر آپ کو Thursday کی ضرورت ہے تو آپ Thursday کو حکومت کے بزنس کے لئے استعمال کر کے کوئی اگلا دن جو ہے اس کے لئے مقرر کریں گے، اس میں دیکھیں حکومت کی طرف سے اور آپ کی طرف سے رولنگ آنی چاہیئے کہ Thursday کو آپ چھٹی نہیں کریں گے، اس لئے نہیں کریں گے کہ Thursday جو ہے وہ 'پرائیویٹ ممبر ڈے' ہے، اگر Thursday حکومت کو چاہیئے، حکومت کے بزنس کے لئے، Simple بات ہے ہم یہ کرنا چاہتے تھے، ہمیں آپ کی رولنگ چاہیئے کہ آپ Thursday کو Skip پھر نہیں کریں گے، اگلا دن پھر ہمارے لئے دیں گے، یہ رولز کے اندر لکھا ہوا ہے۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، میں ٹائم مانگ رہا ہوں، میں ٹائم مانگ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر قانون: سر، یہ عنایت اللہ صاحب نے جو بات کی ہے رول 22 کے بارے میں تو بالکل اگر اس اسمبلی کو ہم نے رولز کے مطابق، بالکل ہمارے پاس کوئی چوائس نہیں ہے، ہم نے اسمبلی کو رولز کے مطابق چلانا ہے اور 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' ہر ممبرز کا حق ہے تو سر، میں آپ سے یہ ریکویسٹ میں کر رہا ہوں کہ اگر Next Thursday کو اجلاس ہوا تو وہ 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' ہو گا، اگر نہیں ہوا تو رولز میں لکھا ہوا ہے کہ اگر Holiday ہوا تو اس میں پھر یہ ہے کہ Private Members' business shall have precedence on the next working day، تو سر، ریکویسٹ یہ ہے کہ آپ رولنگ دیں کہ اگر Thursday کو اجلاس ہوا تو That will be Private Member's Day، اگر Thursday کو نہیں ہوا تو Friday کو پھر 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' اس کو پھر Precedence ملے گا جی، یہ ریکویسٹ، میں Basically اپوزیشن کو سپورٹ کر رہا ہوں کہ 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' ضرور ہونا چاہیئے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جس طرح سلطان محمد خان نے کہا ہے کہ اگر اس دن چھٹی آ گئی جمعرات کے دن، (مداخلت) ایک منٹ، بعض اوقات ہمارے منسٹرز کی میٹنگز ہوتی ہیں، منسٹر صاحبان آپ کو جوابدہ ہیں یہاں پہ تو اگر منسٹرز Busy ہوں گے کسی فنکشن میں، یا کسی میٹنگ میں تو وہ کس طرح پھر آپ کے سوال کا جواب دیں گے؟ اسی وجہ سے یہ جو ہم ایشونس دے رہے ہیں کہ اگلے Thursday کو پرائیویٹ ڈے اگر نہ ہو سکا تو پھر ان شاء اللہ Next day ہو گا۔ ابھی رولنگ ہم نے دے دی ہے کہ اگر Thursday کو

نہ ہوا تو Next day کو ہم کریں گے ان شاءاللہ۔ ابھی کوئسچنز/آنسرز پہ آجائیں جی، اس کے بعد اس پہ مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے، رولنگ آ گئی ہے، میں نے بتادیا ہے، اس کے اوپر مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے جی، رولنگ آگئی ہے۔ ابھی کوئسچن نمبر 772، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: Lapsed۔ (شور) سوال نمبر 649، سوال نمبر 649، سوال نمبر 649، بادشاہ صالح صاحب، بادشاہ صالح صاحب، بادشاہ صالح صاحب بادشاہ صالح صاحب، سوال نمبر 649، بادشاہ صالح صاحب، (شور) سوال نمبر 649، بادشاہ صالح صاحب، لیپس، (شور) سوال نمبر 651، سوال نمبر 651، سوال نمبر 651، جناب بادشاہ صالح صاحب، بادشاہ صالح صاحب، بادشاہ صالح صاحب۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: 'ہاؤس ان آرڈر' میں رولنگ دے رہا ہوں کہ جو اس گرین بک میں ہے، اس پہ عمل کیا جائے۔ سوال نمبر 651، جناب بادشاہ صالح صاحب، جناب بادشاہ صالح صاحب۔

جناب منور خان: ایک منٹ بات کرنی ہے، بہت ضروری ہے ورنہ اسمبلی چلنے نہیں دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد جی، اس کے بعد، ایسا نہیں ہوگا، بالکل ایسا نہیں ہوگا جی، ایسا نہیں ہوگا، نہیں چلے گا، کوئسچن نمبر 651، بادشاہ صالح، وہ لیپس ہو گیا، بادشاہ صالح (شور) کوئسچن نمبر 651، بادشاہ صالح، بادشاہ صالح صاحب۔

جناب محمود احمد خان: ایک منٹ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ کا نہیں رہا، کوئسچنز/آنسرز کے بعد، بادشاہ صالح صاحب، بادشاہ صالح صاحب، وہ نہیں کرے گا تو پھر لیپس کردوں گا میں یہ بھی۔ بادشاہ صالح صاحب، سوال نمبر 651 لیپس ہو جائے پھر یہ، یہ لیپس ہو جائے گا، (شور) نہیں نہیں، لیپس ہو جائے گا، لیپس ہو جائے گا، بات ہو جائے گی پر یہ لیپس ہو جائے گا، لیپس ہو جائے گا، کوئسچن نمبر 651، بادشاہ صالح صاحب، لیپس، لیپس، سوال نمبر 648، ملک بادشاہ صالح صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: کون سا نمبر ہے، کون سا کوئسچن ہے؟ سر، مجھے معلوم بھی نہیں ہے۔

جناب محمود احمد خان: ایک منٹ موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک بادشاہ صالح صاحب، بادشاہ صالح صاحب، (شور) بالکل میں نے دیا، ابھی کوئسچنز آور شروع ہو گیا ہے۔

ملک بادشاہ صالح: یہ تو پھر میرا کوئسچن ہے، کتنی محنت سے ہم اس کو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو سوالونه دی، ستاسو جوابونه دي، اوچلوئی، آپ کے کوئسچنز ہیں، آپ لائے ہیں، اگر آپ ان کے جوابات نہیں چاہتے تو لیپس ہو جائیں گے۔ سوال نمبر 648، بادشاہ صالح صاحب، کوئسچنز/آنسرز کے بعد ٹائم ملے گا، کوئسچنز/آنسرز کے بعد، کوئسچنز آنسرز کے بعد ٹائم ملے گا۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، بس ایک منٹ کی بات ہے، مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز/آنسرز کے بعد ٹائم پر دیا جائے گا ان شاء اللہ، کوئسچنز/آنسرز کے بعد، ایک منٹ، آپ کہہ رہے ہیں نا کہ تب ہی چلے گا، آپ کے کوئسچنز ہیں، اگر آپ خراب کرنا چاہتے ہیں تو خراب کریں۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، مجھے بات کرنے دیں، بس میں نے ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے کوئسچنز ہیں، میں صرف منور خان صاحب کو ایک بات کی اجازت دوں گا، صرف منور خان صاحب کو۔

جناب منور خان: تھینک یو۔ مسٹر سپیکر، میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میری ریکویسٹ کو Accept کیا ہے، خاص کر میں اپنے اپوزیشن بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے مجھے سپورٹ کیا اور ساری میری بہنیں جو ہیں ان کا بھی ساتھ ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، میں نے آپکو پہلے آگاہ کیا ہے، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، سب کا میں نے شکریہ ادا کیا جی، آپ کا، سلطان خان اور شرام خان، آپ کا، بلکہ سارے ہاؤس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاص کر سپیکر صاحب، آپ کا تو بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دے دیا۔ جناب سپیکر، میں جس ایشو پہ بات کرنا چاہتا ہوں، الحمد اللہ آج گیلری میں بھی وہی شخصیات بیٹھی ہوئی ہیں گورنمنٹ کی طرف سے، میں بات کروں گا Beautification کے بارے میں جو لکی مروت کی Beautification ہے، وہاں پہ انہوں نے

سیکرٹری لوکل گورنمنٹ، چیف منسٹر اور ہیلتھ منسٹر اور میرے دوست جناب شہرام خان ترکئی نے لکی میں جو رولز بنائے گئے ہیں تو یہ صرف اربن ایریا میں یہ کام ہوں گے نہ کہ رورل ایریا میں، لیکن وہاں پہ سی ایم ہاؤس کی طرف سے ڈائریکٹیوز ایشو ہو چکے ہیں، ہشام خان ہیلتھ منسٹر ہیں جنہوں نے تقریباً سارے جو رورل علاقے ہیں ان کو اس Beautification Beautification میں شامل کیا ہوا ہے، اربن اس میں شامل ہی نہیں ہیں، اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس میں زیادہ Interest کون لے رہا ہے، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے بارے میں میں ایک استحقاق بھی لارہا ہوں کیونکہ اس بندے کا Behavior اور یہ جس انداز میں اپنی کرسی پہ اپنی سیٹ کے اوپر بیٹھا ہوتا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے لئے اب بھی فنڈر یلیز ہو رہے ہیں، میرے حلقے میں فنڈر یلیز ہو رہے ہیں، اسے لئے میں کہتا ہوں کہ وہ یہاں پہ موجود بھی ہیں تاکہ وہ میری تقریر سنیں، میں اس کے خلاف استحقاق بھی لارہا ہوں اور یہ سر، آپ سے میں رولنگ چاہوں گا کہ جب تک Beautification کے بارے میں جو رولز بنائے گئے ہیں کہ یہ صرف اربن ایریا میں استعمال ہوگا، جب تک آپ اس کے متعلق مجھے Satisfy نہ کریں، مجھے رولنگ نہ دیں تب تک میں کھڑا رہوں گا اور مزید میں اپنا احتجاج جاری رکھوں گا۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> منسٹر جناب شہرام خان ترکئی صاحب۔

<u>جناب شہرام خان (وزیر بلدیات):</u> هغې ې ما دا دومره مينت ستا دې له کولو چې تا به دا سوال کولو۔ سپیکر صاحب، یہ ہمارے بھائی ہیں، دوست ہیں ہمارے، اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے، Beautification جتنی بھی ہے، جن جن ضلعوں میں ہو رہی ہے اس کے لئے ایک Site System Criteria ہے، اس کے حوالے سے ہے Specifically Urban area نہیں ہے، جو ایریاز ڈیویلپ ہونے والے ہیں ان ایریاز کو ہم اس میں شامل کر رہے ہیں، جن میں سات اضلاع کو Initially پہلے Divisional headquarter سے اب ان میں ایک ایک ضلع ہے اور آنے والے وقت میں جو باقی ضلعے ہوں گے اس میں یہ پراجیکٹ جائے گا۔ پچھلی حکومت سے یہ سٹارٹ ہوا ہے، نیا Initiative ہے جس کے بڑے اچھے اثرات ہیں اور سارے ضلعوں کو ہم چاہتے ہیں کہ Simultaneously ان کو Develop کیا جائے، So ایک Particular کوئی Hard and Fast rule نہیں کہ یہ ہوگا اور یہ نہیں ہوگا، Basic ایک سوچ ہے، ایک پالیسی ہے کہ ہر ضلع میں اس طرح کی جگہیں ڈیویلپ کی جائیں جو کہ جہاں پہ Financial activities ہوتی ہیں جو کہ ڈیویلپ ہونے والے

علاقے ہیں تو اس کو ہم اس میں فوکس کر رہے ہیں اور Obviously schemes بہت ساری آئی ہیں، میں نے آج بھی اس پہ ایک میٹنگ کی ہے، مختلف سکیمز ہیں، پھر پی اینڈ ڈی میں یہ جائے گا اور پی اینڈ ڈی باقاعدہ اس کو بڑی Minute details کے ساتھ وہ دیکھیں گے کہ کون سی سکیمز ہیں جو کہ اس میں Add ہونے والی ہیں، کونسی سکیمز ہیں جو کہ زیادہ آگئی ہیں یا غیر فطری، اس وقت کے لئے ضروری نہیں ہیں تو ان کو کاٹ دیا جائے گا، تو اس میں مختلف سکیمیں ہیں، تو ایسی کوئی As such کوئی، میری بات سن لیں منور خان صاحب، آپ میری بات نہیں سنیں گے تو اگر آپ سنیں گے نہیں تو میں جواب نہیں دوں گا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: منور خان صاحب، Interruption نہ کریں پلیز، جواب سنیں ذرا، Interruption نہ کریں، جواب سن لیں۔

<u>وزیر بلدیات</u>: یہ اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے، ایسی کوئی چیز Approve نہیں ہوئی اور خواہش ہو سکتی ہے، ڈیویلپمنٹ ہے، وہ ابھی پلاننگ کی سٹیج میں ہے، بالکل فیز ون میں ہے، بالکل Initial planning میں ہے، اسے ابھی ڈیپارٹمنٹ اور ڈیپارٹمنٹ سے پی اینڈ ڈی میں جائے گا، اس میں بڑی Minute detail کے ساتھ اس میں ایک ایک سکیم پہ وہ ڈسکشن کرتے ہیں، یہاں پہ ایک بیلنس رکھا جائے گا، ایسی کوئی بات نہیں ہے اور اس میں جو سکیمیں ہمیں لگتی ہیں کہ ضروری ہیں، وہ ہم کریں گے، جو سکیمیں ڈیپارٹمنٹ کو یا، Obviously فائنل اتھارٹی پی اینڈ ڈی ہے، اگر ان کو لگے کہ یہ ضروری نہیں ہیں، اس وقت کے لئے ان کو ڈراپ کر دیا جائے گا، تو ایسی کوئی بات نہیں ہے اور Hard and fast، میں پھر کہہ رہا ہوں کوئی Hard and fast rule نہیں ہے کہ یہاں پہ اتنے لگیں گے وہاں پہ اتنے لگیں گے، لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ایک بیلنس ہم رکھیں اور پورے ضلع کو ہم ایک ہی ٹائم پہ اس کی ہم ڈیویلپمنٹ کر سکیں، اس کو ہم Uplift کر سکیں۔ تو آپ کو میں نے کل بھی کہا تھا، تسلی رکھیں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہر جگہ کو ہمیں دیکھنا پڑے گا۔

<u>جناب منور خان</u>: میں تھوڑی سی بات میں کرتا ہوں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک منٹ، وہ کلیئر کر دیں پھر آپ جواب دے دیں، ابھی وہ۔۔۔۔

<u>جناب منور خان</u>: جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے یہی ریکویسٹ کروں گا کہ یہ جو ڈائریکٹیوز سی ایم سیکرٹریٹ سے ایشو ہو چکی ہیں، ہیلتھ منسٹر کے حلقے میں تقریباً One billion کی جو ٹوٹل سکیم ہے، وہاں

پہ تین حلقے ہیں صوبائی اسمبلی کے، پہلے بنوں میں جو Beautification ہوئی تھی، سب کی سب بنوں سٹی میں ہو گئی تھی اور ایک منسٹر نے وہاں پہ Interference کی تھی اور ڈی سی نے بھی اس پہ میرے خیال میں عمل کیا تھا، پھر اس ڈی سی کو بھی سسپنڈ کیا تھا کہ یہ صرف اربن کے لئے ہیں نہ کہ مطلب ہے رورل کے لئے ہیں اور آپ جب ایک حلقے کے لئے ستر کروڑ روپیہ دے رہے ہیں اور باقی کی سٹی جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہے، نورنگ ہے جو ٹی ایم اے ہے، اس کو آپ Ignore کر رہے ہیں تو یہ Beautification یا آیا یہ ہے یا آپ کسی کو وہ کر رہے ہیں جو ہیلتھ منسٹر ہیں ان کے حلقے کے لئے سب کچھ کر رہے ہیں تو ایسا تو میرے خیال میں اسمبلی کے فلور پہ احتجاج نہیں کروں گا تو میں اور کدھر چلا جاؤں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شہرام صاحب۔

وزیر بلدیات: میری پھر ریکویسٹ ہے کہ ابھی تک کوئی سکیم Approve نہیں ہوئی، نمبر ایک، دوسری بات یہ ہے کہ ضروری نہیں ہے کہ ہم نے Tentative ایک Cost کی ہے One billion کی اور اس میں کافی ضلعے ہیں تو یہ Cost نیچے آئے گی، One billion نہیں ہو گی، Most probably یہ کم ہو جائے گی۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں، میں پھر کہہ رہا ہوں کوئی Hard and fast rule نہیں ہے، پچھلے دور میں جب یہ سکیم شروع کی گئی تو اس میں بالکل ڈویژن ہیڈ کوارٹر یعنی اس کے مین ایریا کو ہی ڈیویلپ کیا گیا تھا لیکن اس بار جو ہم سکیم لے کر آئے ہیں، یہ میرا Brain Child آئیڈیا تھا اور میری یہ سوچ Uplift for the entire district تھی کہ آپ ایک Particular area پہ Focus نہ کریں، آپ مختلف سیکٹرز یا ایریاز پہ آپ اس میں ڈسٹرکٹ کے مختلف سیکٹرز اور مختلف ایریاز پہ آپ فوکس کریں، کہیں پہ گراؤنڈ ہے، کہیں پہ اب پارک ہے، کہیں پہ دریا کے کنارے کوئی جگہ ہو گی، پہاڑی کے ٹاپ پہ کوئی پارک ہو گا، کوئی پلے گراؤنڈ ہو گا، کوئی اور چیز ہو گی، مختلف چیزیں ہیں جن سے اس کو Accommodate کیا جا سکتا ہے، تو سارے سیکٹرز کو اور سارے اس کو ہم فوکس کریں گے تو آپ تسلی رکھیں، یہ جو آپ کو ابھی بھی ملے ہیں، ابھی تک کسی کو بھی کچھ بھی نہیں ملا ہے، مجھے بھی کچھ نہیں ملا ہے، یہ گورنمنٹ نے آپ کو آپ کی سپورٹ کے لئے کیا ہے، آپ کے ایریاز کو، آپ کو Appreciate کرنا چاہیئے، بجائے یہ کہ آپ، آپ کے جو Reservations ہیں وہ میں نے کل بھی ایڈریس کئے تھے، میں ابھی بھی کہہ رہا ہوں تو تھوڑا، اور پلس وہ منسٹر ہیں تو تھوڑا ان کے ساتھ ویسے بھی ان کی

Expectations آپ کی Expectations سے زیادہ ہوں گی، کوئی زیادہ فرق نہیں رکھیں گے لیکن کچھ تو آپ بھی گزارا کریں گے نا، مطلب میری ریکویسٹ ہے، پلیز۔

جناب منور خان: آپ کی مہربانی کہ آپ نے ہمیں اسمبلی کے فلور پر تسلی کرادی ہے لیکن ایک گلہ ہے، کم از کم ہم جو دو ایم پی ایز ہیں، باقی کے ساتھ تو آپ میٹنگ کراتے ہیں، بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے آپ کا جو حلقہ ہے، جو Beautification ہے، ان سے آپ مانگتے ہیں اور صرف ہم دو ہیں جس کے بارے میں ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ ہمیں یہاں سے کچھ پتہ چلتا ہے، اگر آپ کی یہ بات صحیح ہے اور ہم مانتے بھی ہیں، آپ اسمبلی کے فلور پہ آپ کہہ رہے ہیں لیکن اگر ہیلتھ منسٹر کا حلقہ جو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منور صاحب، آپ نے ایک منٹ کا کہا تھا، یہ دس منٹ سے زیادہ ہو گئے ہیں۔

جناب منور خان: میں کہہ رہا ہوں جی، میں فائنل کرتا ہوں، ان کا حلقہ جو اگر رورل میں آتا ہے تو کیوں نہ میرا حلقہ بھی اس رورل ایریا میں میرا بھی حلقہ ہے، اس کو بھی اس میں کیوں شامل نہیں کرتے؟ لیکن بہر حال میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری تسلی کرادی ہے اور امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ و تعالیٰ آپ آئندہ بھی اسی طرح میری سپورٹ کریں گے۔ تھینک یو سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی کوسچن نمبر 648، ملک بادشاہ صالح صاحب (شور) سر، هغه لیپس شوې دی، هغه چې یو ځل لیپس شی کنه هغې لیپس شوې وی یو ځل لیپس شوې دی۔ 648، باشاه صالح صاحب ستارټ کړئی جی، هغه کوئسچن پاتې شو، ګوره چې کوم رولز مطابق دی، یو ځل لیپس اوئیلی شی جی، هغه لیپس وی جی، اوس دا نورې دا نورې کوئسچنې رانه ضائع کوئ۔ 648 باندې راشئ جی، 648، بادشاه صالح صاحب، 648، 648، بادشاه صالح صاحب۔

* 648 _ ملک بادشاہ صالح: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 'چون کس' پل حلقہ پی کے 10، ضلع دیر بالا منظور ہوا اور مورخہ 3 اپریل 2013ء کو روزنامہ 'مشرق' میں اس کا ٹینڈر بھی ہوا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹینڈر منسوخ کر کے 'چون کس' پل کے بجائے حلقہ پی کے 12 میں جان بھٹی میں پل تعمیر کیا گیا اور 'چون کس' پل تحصیل کلکوٹ پر ابھی تک کام شروع نہیں کیا جا سکا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ چھٹی نمبر SO(DEV-11)4-1-2013-14FD، مورخہ 5 جولائی 2013ء کے تحت محکمہ سی اینڈ ڈبلیو سٹیل پل کی ٹرانسپورٹیشن اور لانچنگ کے لئے 75.00 ملین روپے DFID والوں کو ادا کر چکا ہے اور مذکورہ پل کی Abutment ٹی ایم اے کی طرف سے مکمل ہو چکی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جواب اثبات میں ہوں تو مذکورہ پل کب تعمیر و مکمل ہو گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)</u>: (الف) جی نہیں، چون کس پل کا کوئی ٹینڈر نہیں ہوا۔

(ب) جی نہیں، البتہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ 'چون کس' پل، تحصیل کلکوٹ پاکستان آرمی بنا رہی ہے اور محکمہ ہذا نے ٹرانسپورٹیشن اور لانچنگ کے لئے مبلغ 1517989 روپے بذریعہ چھٹی نمبر 1224/6-W بمورخہ 7 مئی 2014ء کو پاکستان آرمی کو ادا کئے ہیں جبکہ جان بھٹی پل DFID سے پاکستان آرمی بنا رہی ہے، اس ضمن میں کوئی کام محکمہ کی ذمہ نہیں ہے۔

(ج) جی نہیں، البتہ مبلغ 1517989 روپے بذریعہ چھٹی نمبر 1224/6-W بمورخہ 07-05-2014 کو پاکستان آرمی ٹرانسپورٹیشن اور لانچنگ کے لئے فراہم کئے گئے۔

(د) کام مکمل کرنے کی ذمہ داری پاکستان آرمی کی ہے، البتہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے کام کو مکمل کرنے کے لئے پاکستان آرمی کو چھٹی نمبر 1322/16-W جلد بمورخہ 03-12-2018 ارسال کی ہے۔

<u>ملک بادشاہ صالح</u>: سر، اس طرح ہے کہ یہ ایک Bridge منظور ہوا تھا، اس کے ٹینڈرز بھی Call کئے گئے تھے لیکن وہ Bridge اب نہیں رہا اور جواب دیا ہے کہ آرمی کو ہم نے پیسے دیئے۔ میں منسٹر صاحب سے درخواست بھی کروں گا اور یہ وعدہ بھی لوں گا کہ وہاں پہ یہ Bridge تعمیر ہو گا ان شاء اللہ، بس یہی وعدہ چاہتا ہوں جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Minister concerned, please.

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)</u>: شکریہ جناب سپیکر، یہ جو Bridge ہے یہ NATO Canadian Bridges کے Through تھا جو انہوں نے Directly پاکستان آرمی کو بنانے کے لئے دیا ہے، ہم نے صرف اس کی ٹرانسپوریشن اور لانچنگ کے پیسے دینے تھے، وہ ہم نے دے دیئے ہیں۔ پاکستان آرمی کو، ہم بار بار لیٹرز لکھ رہے ہیں، میں نے Personally کوشش کر کے، ان سے بات کرتے ہیں اور کسی نہ کسی طریقے سے اس کو Expedite کراتے ہیں، کام سی اینڈ ڈبلیو کا نہیں ہے،

پاکستان آرمی کا ہے لیکن، میری آج بھی معزز ایم پی اے صاحب سے میٹنگ ہوئی ہے اور ہم دونوں مل کر ان شاء اللہ اس چیز کو Pursue کرتے ہیں اور اس کو بنوائیں گے ان شاء اللہ۔ تھینک یو جی، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 647، جناب بادشاہ صالح صاحب۔

* 647 _ ملک بادشاہ صالح: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 10-2009ء کی اے ڈی پی میں دیر بالا، سیرئی تا تھل کمراٹ روڈ منظور ہوا تھا جس کا سال 12-2011ء میں سی اینڈ ڈبلیو آفس دیر بالا میں ٹینڈرز بھی ہوا تھا اور مذکورہ روڈ کا Blacktopping/Plant Premix منظور ہو کر کام شروع کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کے لئے Blacktopping منظور ہوا تھا مگر ٹھکیداروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے Blacktopping سے سیمنٹ یعنی پی سی سی روڈ میں تبدیل کر دیا گیا جس سے ڈبل ٹریفک کا گزرنا مشکل ہو گیا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر ڈبل ٹریفک جاری رکھنے کے لئے عوام کے تعاون سے سائڈز پر مٹی ڈال کر ڈبل ٹریفک کے قابل بنایا گیا ہے اور وہ تقریباً خراب ہو چکا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت ذمہ دار اہلکاروں اور ٹھکیداروں کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ بلیک ٹاپ روڈ 14 فٹ چوڑائی کے لئے منظور ہوا تھا لیکن موسمی اعتبار سے اور برف باری والا علاقہ ہونے کی وجہ سے روڈ کو Blacktop سے پی سی سی کر دیا گیا نہ کہ ٹھکیداروں کو فائدہ دینے کے لئے، روڈ کی چوڑائی اب بھی 14 فٹ ہے اور سیاحوں اور دیگر راہ گیروں کی سہولت کے پیش نظر دونوں اطراف پر مٹی ڈال دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں تفصیلاً بیان کیا گیا کہ مذکورہ روڈ پر ڈبل ٹریفک جاری رکھنے کے لئے عوام کے تعاون سے نہیں بلکہ حکومت نے دونوں اطراف مٹی ڈال کر ڈبل ٹریفک کے قابل بنایا ہے، روڈ کی حالت مکمل خراب نہیں ہے البتہ ٹریفک کی نقل و حمل کے لئے وقتاً فوقتاً ضروری مرمت کی جاتی ہے اور فنڈز کی دستیابی کی صورت میں عارضی مٹی کو ہٹا کر پی سی ون کے مطابق روڈ بنایا جائے گا۔

(د) حقائق اور مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں کسی کے خلاف کارروائی کا کوئی جواز نہیں ہے۔

ملک بادشاہ صالح: سر، یہ اس طرح ہے کہ آنریبل منسٹر صاحب سے اے ڈی پی 10-2009 میں ایک روڈ سری تا تھل کمراٹ جو چودہ کلومیٹر پر مشتمل روڈ تھا، یہ Blacktop روڈ تھا، بعد میں اسے پتہ نہیں کس طریقے سے یہ پی سی سی میں Convert ہوا؟ تو میں چاہتا ہوں کہ اس میں انکوائری بھی ہو جائے اور جو ذمہ دار لوگ ہیں جنہوں نے Blunder کیا ہے، ان کو سزا بھی دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ ڈیپارٹمنٹ نے تو 'سب اچھے' کی رپورٹ دی ہے لیکن سب اچھا نہیں ہے، یہ بہت آنریبل آدمی ہیں، ملک بادشاہ صالح صاحب جو بات کر رہے ہیں، اس میں بالکل حقیقت شامل ہے، میں نے آج ان سے Promise کیا ہے کہ اس میں ہم ہائی لیول ڈیپارٹمنٹل انکوائری کرائیں گے اور ان کی مرضی کا آفیسر جس کو یہ کہیں گے، ہم اس کو انکوائری آفیسر بنائیں گے اور یہ 10-2009 کا کام ہے، اس کی کوالٹی میں فرق ہے، کوالٹی ٹھیک نہیں ہے، اس کے اوپر ہم انکوائری کرائیں گے اور Whoever is responsible, he will be taken to task ان شاء اللہ اور کام کو صحیح کروا کے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی؟

ملک بادشاہ صالح: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوسچن نمبر 655، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 655 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پشاور میں میٹرو بس کا منصوبہ شروع کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی فیزیبلٹی رپورٹ کی کاپی فراہم کی جائے، نیز اس منصوبے پر کتنی لاگت آئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر بلدیات نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت نے پشاور میں میٹرو بس سروس کا منصوبہ شروع کیا ہے۔

(ب) فیزیبلٹی رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔

بی آر ٹی منصوبے کا ابتدائی تخمینہ 49.346 بلین روپے تھا جس میں حکومت خیبر پختونخوا کا حصہ 7.465 بلین روپے اور ADB/AFD کا حصہ 41.881 بلین روپے تھا، اس کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 66.437 بلین روپے ہے جس میں ADB/AFD کا حصہ 13.116 بلین روپے ہے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جو کوئسچن نمبر 655 کہ آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پشاور میں میٹرو بس سروس کا منصوبہ شروع کیا؟ (ب) اس کی فیزیبلٹی رپورٹ کی کاپی فراہم کی جائے، نیز اس منصوبے پر کتنی لاگت آئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر صاحب، مکمل تفصیل میں اس کی ڈیزائننگ، ڈرائنگ آتی ہے، کنٹریکٹ ایگریمنٹ آتا ہے، بی او کیو آتا ہے اور Bidding documents آتی ہیں لیکن انہوں نے مجھے جو Figureout کیا ہے 49 بلین اور ابھی جو اس کو 66.437 بلین دیا ہے، میں نے مکمل تفصیل مانگی ہے اس میں اور جو کنٹریکٹر اس پر ہے وہ Already پنجاب میں Banned ہے اور Disqualified ہے، اس کی Escalation جو ہے اس کنٹریکٹر نے جو ابھی چار مہینے پہلے 48 کروڑ کا کہا ہے کہ اس پہ اور Escalation مجھے دی جائے، انہوں نے یہ فیزیبلٹی رپورٹ جو مجھے دی ہے جس کو میں کل سے دیکھ رہی ہوں، یہ کل مجھے ملی ہے یہ فیزیبلٹی رپورٹ، اس فیزیبلٹی رپورٹ میں اس کی (شور اور مداخلت) نہیں ہے، کہاں سے کتنے لوگ Generate ہو کر آئیں گے اور کہاں تک جائیں گے اور اس کا Ratio کیا ہوگا؟ اس میں جی ایف نہیں ہے جو گراونڈ فیکٹر ہے کہ گراونڈ جو فیزیبلٹی اس میں پیش ہوئی تھی کہ گراونڈ فیکٹر میں کیا ہوتا ہے، ادھر کیا ہے، کہاں کتنی مارکیٹ ہے، کتنے سکولز ہیں، ادھر سے کتنے لوگ آئیں گے، کہاں جائیں گے؟ اس میں ایسی کوئی ڈیٹیل نہیں ہے، Modal Split اس میں Mention نہیں ہوا ہے اس فیزیبلٹی رپورٹ میں، دوسرا جو اس میں 26 سٹیشنز دیئے ہیں، 26 سٹیشن میں دو منٹ بندہ Wait کرے گا، دو منٹ میں اس کی گاڑی دوسرے سٹیشن پہ پہنچے گی 26 multiplied by 2 multiplied again by 2 یہ 104 منٹس بنتے ہیں اور حیات آباد سے چمکنی تک دو گھنٹے اس میں لگیں گے، اس کے بعد اس میں Geotech کا کوئی ذکر نہیں ہے، اس میں پراپر ڈیزائن جو فیزیبلٹی میں ہونا چاہئے، وہ نہیں ہے، Planning analysis نہیں ہے، Design analysis نہیں ہے، Operational analysis اس میں نہیں ہے اور فیزیبلٹی رپورٹ میں صبح سے شام کا صرف یہ کہ صبح میں انتا رش ہوگا اور شام کو اتنا ہوگا لیکن جو سکول کی ٹائمنگ ہے، دو بجے یا بارہ بجے اس کا کوئی ذکر اس فیزیبلٹی رپورٹ میں نہیں ہے جس

کی وجہ سے دو سال ہوگئے، ڈیڑھ سال ہوا ہے، ہمارا صوبہ اس عذاب میں مبتلا ہے، صحت کے اس Geotech کی وجہ سے یہ ڈیزائن جو ہے پراپر ڈیزائن ہوا تھا، جب یہ لوگ گراونڈ پہ گئے تو ان کو تب پتہ چلا کہ ادھر سوئی گیس کا پائپ ہے، ادھر جو ہے Drainage ہے، اس کے بعد یہ بیٹھ گئے اور اس کے بعد یہ Again, again, again ان لوگوں نے ڈیزائن بنائے ہیں جو ابھی تک یہ 23 مارچ کا بتا رہے ہیں اور 23 مارچ کو افتتاح ہے لیکن اگر آپ پریکٹیکل پہ جائیں تو پھر بھی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ سپلیمنٹری میں کر رہی ہیں یا کوئسچن؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: میں، ذرا پلیز اس پہ کوئی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، جو آپ نے کوئسچن کیا ہے، اس کا جواب آنریبل منسٹر دے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی سپلیمنٹری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، سپلیمنٹری کوئسچن۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، میں نے تو کمپلیٹ ہی نہیں کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا کوئسچن آگیا ہے، ابھی وہ سپلیمنٹری کوئسچن پہ، یہ کوئسچن کر رہی ہیں، پھر وہ منسٹر صاحب جواب دیں گے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ کا کوئسچن آگیا ہے، آپ کا کوئسچن سن لیا گیا ہے، ایک منٹ جی، ایک منٹ میڈم بات کر لیں، میڈم بات کر لیں پھر اگر آپ سپلیمنٹری کرنا چاہیں تو پھر کر لیں۔ میڈم نگہت اورکزئی، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، میڈم آپ ایک منٹ، آپ بولیں ناں، میڈم، بات کریں پھر آپ بات کریں گی، جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، جو ثوبیہ شاہد صاحبہ، سر، ذرا اگر ہاؤس In order کر دیں۔

Mr. Deputy Speaker: House in order, House in order, please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، ثوبیہ شاہد کا کوئسچن جو ہے وہ بہت ہی اہمیت کا حامل کوئسچن ہے اور اس میں جتنی تفصیل ثوبیہ شاہد صاحبہ نے بیان کی ہے بی آر ٹی پر، بلکہ سب لوگ بات بھی کرنا چاہتے ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ بی آر ٹی کی جو پہلے انہوں نے جو Estimated cost دی تھی، اس

کے بعد پھر دوبارہ وہ رقم بڑھی، پھر اس کے بعد تیسری دفعہ رقم بڑھی، اب جناب سپیکر، سپلیمنٹری کوئسچن میرا یہ ہے کہ آیا یہ گورنمنٹ جو تیس ارب روپے فرانس سے قرضہ لے رہی ہے تو یہ کس حد تک ہم لوگ اس پہ قرضے پہ جائیں گے؟ کیونکہ یہ ایک کھرب سے بھی کچھ آگے چلا گیا ہے۔ دوسری بات سر، اس میں جو میٹریل استعمال ہو رہا ہے باقاعدہ اس پر ٹی وی چینلز نے رپورٹ بھی بنائی ہے کہ وہ سارا سریا زنگ آلود ہے، وہ کہیں استعمال شدہ لے کر آ رہے ہیں۔ پھر تیسری بات جو انہوں نے Important بات کی ہے کہ اس کا ٹھیکیدار پہلے فیصل آباد سے بلیک لسٹ ہوا، پھر لاہور سے بلیک لسٹ ہوا، آیا یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کو یہ ٹھیکہ دیا گیا؟ ایک کھرب سے زیادہ جو ہے وہ اس پہ لگے گا اور ابھی جو ہم سن رہے تھے کہ چھ مہینوں میں مکمل ہو گا، ڈیڑھ سال ہو گئے ہیں، لوگ اب ہاسپیٹل اگر جائیں تو اسی بی آر ٹی کی وجہ سے دمے کے بیمار ہو رہے ہیں، سانس کی بیماریاں ان کو لگ رہی ہیں تو اس میں اگر آنربیل منسٹر ہمیں صحیح طور پر بریف کریں کہ یہ ایک ارب سے زیادہ ہے، تو اس کا کیسے وہ چلا گیا ہے، ایک کھرب سے زیادہ کیسے چلا گیا ہے اور کیوں ہم قرض لے رہے ہیں؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب کی بھی توجہ چاہیئے، رول 54 کے تحت جو ایکٹ ہے Powers, Immunities and Privileges Act, 1988، جناب سپیکر، یہاں پہ مسلسل یہ پریکٹس رہی ہے کہ ڈیپارٹمنٹس غلط انفارمیشن دے رہے ہیں جو کہ Breach of Privilege ہے اور ساری اسمبلی کی، جناب سپیکر، میں اس کوئسچن میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ جو فگر، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ نے جو کوئسچن Raise کیا ہے، ایجنڈے پہ بھی آیا ہے، اس کے مطابق کھل کے یہ بتا رہے ہیں ہمیں یہ رولز، یہ جو ایکٹ ہے 1988 کا کہ "Presenting to the Assembly or a Committee any false, untrue, fabricated or falsified document with intent to deceive the Assembly or, as the case may be, the Committee." جناب سپیکر، میں نوٹس جمع کر رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے اسمبلی کو Deceive کیا ہے، جو ہمارا پریویلج ہے تمام اسمبلی کا وہ Breach ہوا ہے تو وہاں ریکارڈ کے لئے اور آپ کی انفارمیشن کے لئے میں نوٹس دینا چاہ رہا ہوں کہ یہ تو بالکل مذاق بنایا ہے ڈیپارٹمنٹ نے، ہر کوئسچن میں اور ہر سوال پہ اس طرح ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل، آپ اس پہ Written motion دے دیں، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): جواب تو آجائے نا، ابھی تو جواب بھی نہیں آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، جواب ابھی وہ دے رہے ہیں۔

وزیر قانون: ریسپانڈ تو وہ کر لیں، اگر اس کے باوجود وہ مطمئن نہ ہوئے تو پھر وہ ضرور رول 54 کے نیچے پھر وہ نوٹس دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوٹس ان کا حق ہے، کسی ٹائم بھی دے سکتے ہیں لیکن، شہرام ترکئی صاحب۔

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): شکریہ، سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن میرے حساب سے تو اپوزیشن کو یہ سوال لانا ہی نہیں چاہئے تھا، اس لئے کہ عنایت اللہ صاحب ان کے ساتھ بیٹھے ہیں، ان کے کولیگ ہیں، سب ڈیٹیل ان کو معلوم ہے۔

وزیر بلدیات: (قہقہہ) In lighter note، دے جی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شہرام ترکئی صاحب۔

وزیر بلدیات: ځه خیر دے زه به د عنایت په Behalf باندې خبره اوکړم۔ زه به د عنایت په Behalf باندې خبره اوکړمه، That was in lighter note۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شهرام ترکئی صاحب، ګورئ جی، شهرام ترکئی صاحب جواب ورکړه۔

وزیر بلدیات: نو دے به د ځان نه تپوس کوی، دے به د ځان نه تپوس کوی جی۔

جناب عنایت اللہ: میرا ایک سوال ہے اس میں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

جناب عنایت اللہ: میرا خیال ہے دونوں سوالوں کو Club کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

ذاتی وضاحت

جناب عنایت اللہ: دونوں سوالوں کو Club کریں، دونوں سوالوں کو Club کریں، On a point of personal explanation, I must say and state in the Assembly that I have not been part of the BRT, number one. Number two, BRT

never came to the cabinet, never came, it came to the cabinet, second last cabinet meeting،جب ہم کیبنٹ سے جارہے تھے تو سکینڈ لاسٹ کیبنٹ میٹنگ میں آئی،My colleague will bear me out،مطلب وہ مجھے Will bear me out،جب سیکنڈ لاسٹ کیبنٹ میٹنگ ہوئی تو اس میں میں نے، یہ جو Observations آج Raise کئے جاتے ہیں، اس کیبنٹ میٹنگ کے اندر پانچویں Observations میں نے Raise کئے تھے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ان ساتھیوں کے اندر بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو خود بھی بی آر ٹی پراجیکٹ کے حق میں نہیں تھے، وہ کہنا نہیں چاہتے ہیں، وہ خود بھی بی آر ٹی پراجیکٹ کے حق میں نہیں تھے، ہم نے جو سوال کیا ہے، اس سوال کا پورا جواب نہیں آیا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آجائے گا۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: نہیں نہیں، اس سوال کا پورا جواب نہیں آیا ہے، دو تین چیزیں دیکھیں اس پہ ہر ایک کے ذہن میں چیزیں موجود ہیں، لوگوں کو موقع دے دیں کہ لوگ اس پہ بات کریں، اس کو ڈیبیٹ کے لئے بھی منظور کریں۔ میں جو بات کر رہا ہوں اس کو ڈیبیٹ کے لئے بھی منظور کر دیں، بابک صاحب تو پریویلج موشن موو کر رہے ہیں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر بھی اس کو ڈسکس کریں اور جو پارلیمنٹری لیڈرز ہیں یا اسمبلی کے جو بھی ممبرز اس کے اندر بیٹھنا چاہتے ہیں، اس پہ آپ ایک ڈیٹیل بریفنگ کو بھی آپ Arrange کریں تاکہ پورے Facts آسکیں، یہ بڑا Important Project ہے اور میں نے Personal explanation اس لئے دی ہے کہ وہاں سے آواز آئی کہ I was a part of this project. I was never, I have never been part of this project.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب اکرم درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر، چونکہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور یہ تیسرا سیشن ہے جس میں ہم اس کو اٹھا رہے ہیں اور چونکہ اس صوبے کا سب سے بڑا ایک منصوبہ ہے اور یہاں پر جو جوابات دیئے جاتے ہیں، وہ بھی جس طرح بابک صاحب نے نوٹس دیا کہ وہ بھی غلط ہیں، میں نے پہلے بھی اس فورم سے حکومت سے گزارش کی تھی اور وہ ہمیشہ جب اس پہ بات کرتے ہیں کہ یہ دو منصوبے ہیں، ایک ہے بلین ٹری کا اور ایک ہے بی آر ٹی، اس میں بہت زیادہ شفافیت ہے تو پھر یہاں پر جب ہم نے بلین ٹری کا منصوبہ اٹھایا تھا تو پھر لاء منسٹر صاحب اٹھے اور جو ہماری تجویز تھی کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ کی ایک مشترکہ صوبائی اسمبلی کے ممبران پہ کمیٹی بنادیں کہ وہ چھان بین کرے کہ اس میں کیا ہے؟ تو پھر انہوں نے

کہا کہ بالکل ٹھیک ہے، پھر آٹھ نام میں نے دے دیئے اور آٹھ غالباً گورنمنٹ کی طرف سے ہیں لیکن آج تک اپوزیشن چیمبر کو یہ نوٹیفیکشن، نوٹس اس کو جو بھی آپ نام دے دیں، ابھی تک ہمیں کبھی بھی اس فیصلے کے متعلق نہیں بتایا گیا اور اس میں بھی میں تجویز دے رہا ہوں کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جو یہاں پر آج کے جو جواب میں دیا گیا ہے تقریباً اٹھائیس ارب کا اضافہ، تو اس کے یہاں پر جواب میں ہے۔ ابھی جو ہمیں معلومات ہیں یا اندر کی جو باتیں ہیں، وہ بہت زیادہ ہیں۔ عنایت اللہ خان کے کوسچن کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ اس میں کوئی دوبارہ تبدیلی نہیں ہوئی ہے، بلکہ ایک دفعہ نہیں، پانچ دفعہ نہیں، بلکہ ابھی جو ECNEC میں جا رہے تھے، اس وقت بھی اس میں تبدیلی کی گئی۔ تو آپ سے میری گزارش ہے کہ جس طرح لوکل گورنمنٹ کا انہوں نے کہا کہ یہ صاف ہے شفاف ہے، لاء منسٹر صاحب یا شہرام خان نے جبکہ سابق منسٹر نے خود کہا کہ میں جب سیٹنگ منسٹر تھا تو میں اس کے ساتھ Agree نہیں تھا اور یہ بھی واضح ہے کہ ایک منسٹر جس کے محکمے میں اتنا بڑا منصوبہ صوبے میں آ رہا تھا اور وہ اس فنکشن میں جانے سے بھی انکار کر رہا تھا کہ نہیں اس کا جو افتتاح ہے، اس میں بھی شامل نہیں ہو رہا ہوں، تو ابھی اگر ایک سٹنگ منسٹر بھی اس سے انکار کرے کہ میں اس میں شامل بھی نہیں، اور شامل بھی نہیں ہو رہا تھا اور یہ اعتراضات جو میں یہاں پر آج پیش کر رہا ہوں سوال کے ذریعے، میں نے کیبنٹ میٹنگ میں بھی آپ اس سے مزید کیا چاہتے ہیں؟ تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپوزیشن کی اور گورنمنٹ کی ایک مشترکہ کمیٹی بنالیں اور پھر یہ کمیٹی جا کر ڈیزائن بھی وہاں پر، تو جس طرح وہ بنایا گیا ہے، ہمیں تو اندازہ لگ رہا ہے کہ افغانستان کی جو بڑی بڑی گاڑیاں ہیں، اس پہ جائیں گی، یہ سواریوں کی گاڑیوں کے لئے تو میرے خیال میں اتنا سٹیل جو استعمال ہوا ہے، جو ڈیزائن میں ہے، یہ تو سواریوں کے لئے نہیں ہے، غالباً کچھ ہیوی ٹینک آئیں گے یا جس طرح موٹروے پہ جہازوں کے لئے بھی ایک راستہ بنایا ہے وہ آئیں گے، تو میری گزارش ہے کہ یہ منصوبہ ہم اس طرح بغیر چھان بین کے پوری اپوزیشن کی یہ ڈیمانڈ ہے اور (تالیاں) مجھے آپ کے کچھ دوست جو اس سائڈ پر ہیں، وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ پشاور کی اس سے تباہی بھی ہوئی، آپ خود بھی پشاور کے ہیں اور وہ بزنس جو اس روڈ پہ تھا وہ ابھی رنگ روڈ پہ گیا، یہاں سے لوگ جا رہے ہیں، یہاں پہ تقریباً پندرہ فٹ روڈ رہ گیا ہے، ساتھ والی آبادی جو ہے وہ بھی جا رہی ہے اور مجھے اندازہ نہیں کہ اس سے جو غریب لوگوں کا بزنس تھا وہ بھی تباہ ہوا۔ تو میری گزارش ہو گی کہ شہرام خان چونکہ ہمارے شفاف منسٹر ہیں، صاف گو بھی ہیں، میری گزارش یہ ہو گی کہ یہ خود کھڑے ہو جائیں، اس ابہام کو ختم کریں اور ابھی اعلان کریں، اگر

اس میں کوئی چھپانے والی بات نہیں تو پھر کیا ڈر ہے؟ تو اس میں اسی طرح ہم آٹھ ممبران ادھر سے دے دیں گے آٹھ ادھر سے دے دیں گے اور یہ Site پہ بھی چلے جائیں گے، ڈیزائن کو بھی دیکھ لیں گے کہ کتنی بار اس میں تبدیلی ہوئی ہے؟ اور ریٹ کا بھی، اور مجھے کچھ معلومات یہ بھی ہیں کہ ابھی جو سفارش کی گئی ہے کہ کنٹریکٹر کو ڈالر میں Payment کر لیں، اس کے Written بھی وہاں پہ سامنے آجائیں گے پہلی بار تاریخ میں، چونکہ پیسے کا جو میرے خیال میں ہمارا روپیہ اتنا گر گیا تو یہاں سے کوشش کی جائے، کنٹریکٹر کی خواہش تھی کہ جو بلز ہیں، وہ ڈالر میں دے دیں اور اس کے ساتھ اندر سے ایک رضامندی بھی ہوئی ہے، تو میرے بڑے پیارے منسٹر ہیں اور میرے خیال میں بڑے وہ کام کرتے ہیں، لگن سے کام کرتے ہیں، ابھی اگر کسی نے بھی غلطی کی ہے یا کسی کی بھی کوئی اس میں Involvement ہے تو میرے خیال میں شہرام خان ابھی موجود اس کے سیٹنگ منسٹر ہیں، وہ صاف صاف اس چیز کو شفافیت پہ لائیں اور ہماری ان سے امید بھی یہ ہے کہ ابھی میرے بعد جب وہ اٹھیں گے تو اپوزیشن کی طرف سے جو بھرپور اصرار ہے اور آج اس پہ دو سوالات آئے ہیں، میرا بھی اس کے بعد آنے والا ہے، ہر ایک ممبر کا آنے والا ہے، یہ جب تک اسمبلی ہو گی، بی آر ٹی پہ بات ہو گی تو اس کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اعلان کر دیں اور اس کے لئے ہم کمیٹی بنا لیں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب شہرام ترکئی صاحب۔

<u>وزیر بلدیات</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ اپوزیشن لیڈر سے لے کر میرے بھائی عنایت خان جو کہ منسٹر بھی رہ چکے ہیں اور باقیوں نے بھی کو ئسچن اٹھایا ہے، بالکل ایک Important issue ہے، Important project ہے، اس صوبے کی تاریخ میں اتنا بڑا پراجیکٹ کبھی ہوا نہیں جو کہ گزشتہ دور میں پی ٹی آئی کی حکومت نے شروع کیا یہاں پشاور میں۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پہ آپ کو بتا دوں کہ یہ 66 ارب روپے کا پراجیکٹ ہے، گزشتہ سال جب اس پہ کام کا آغاز ہوا تو یہ 49 بلین کا پراجیکٹ تھا لیکن 49 بلین پہ وہ سکیم بن نہیں سکتی تھی تو پھر ہم نے ریکویسٹ کی، Obviously ڈیپارٹمنٹ نے اور ابھی اس کی Approval ہو گئی 66 بلین پہ، تو میں پہلے Correction کر دوں کہ جو False statement ہے یا Miscommunication ہے یا لاعلمی ہے یا سمجھیں شاید ڈیپارٹمنٹ نے کم Explain کیا ہو گا یا سمجھ نہیں پائے ہوں گے، تو ایک کھرب کا پراجیکٹ نہیں ہے، میں دوبارہ کہہ رہا ہوں، یہ تقریباً 66 بلین کا پراجیکٹ ہے۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں، جو درانی صاحب نے کو ئسچن Raise کیا ہے، جو میری

معلومات ہیں، کیونکہ کوئسچن میں ہے نہیں، تو جو میری معلومات ہیں I hope, I am not incorrect، ساری پیمنٹ روپے میں ہوگی ڈالر میں نہیں ہوگی، جہاں تک میرے علم کی بات ہے اور اس کو میں Recheck بھی کر سکتا ہوں، ایسی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ کنٹریکٹ پاکستان میں ہے، روپے میں ہے، یہاں پہ روپے Quote ہو رہے ہیں، بالکل ہمیں لون ڈالر میں ملتا ہے تو ڈالر میں نہیں ہے، ڈالر میں مل رہا ہے لیکن ہے روپے میں، تیسری بات جو کہ انہوں نے کہی، کوئسچن جو بی بی نے Raise کیا، ان کے کوئسچن کا پورا Answer پیپر پہ ہے، اس میں کوئی Ambiguity نہیں ہے، کوئی False statement نہیں ہے نمبر ایک، دوسری بات یہ ہے کہ عنایت میرا بھائی ہے اور منسٹر بھی رہ چکا ہے اور اس کو آپ نے In a lighter note کہا اور میں نے بھی کہہ دیا، یہ منسٹر تھے، پی ڈی اے اس کو Construct کر رہا ہے، یہ Actually جو پلان ہے وہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ، یہ سوال بھی ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہے کیونکہ لاء ڈیپارٹمنٹ، منسٹر کو زیادہ علم نہیں تھا، تو میں نے سوال خود سے لے کے تو میں اس کو Answer کر رہا ہوں، اس میں ٹرانس پشاور ایک کمپنی ہے جو کہ Independent ہے، وہ اس کو Run کرے گی، اس پورے پراجیکٹ کو، اس کی Lookafter کرے گی، 220 بسیں ہیں جن میں سے 20 بسیں آ چکی ہیں اور باقی فیز وائز آ رہی ہیں۔ جہاں تک اس کی شفافیت کی بات ہے، نیب اس پہ انکوائری کر رہا ہے، ہائی کورٹ کی اس میں Judgment ہے تو اگر اس میں کوئی ایسی بات ہوتی تو ابھی تک نکل کر آ چکی ہوتی، تو ایسی کوئی بات اس میں نہیں ہے کیونکہ وہ ادارے ہیں، ہائی کورٹ پہ تو کوئی مطلب یہاں پہ ابھی جس طرح کہا ہے کہ جی انفارمیشن Incomplete تو ہو سکتی ہے یا غلط ہو سکتی ہے، کورٹ میں تو آپ انفارمیشن Incomplete دے ہی نہیں سکتے، یہاں پہ بھی کہیں بھی نہیں دینی چاہیئے لیکن وہاں پہ تو وہ رولنگ کا حصہ بن جاتی ہیں، نیب اس کی انکوائری کر رہا ہے، اس میں بھی پوری اس کی ساری ڈیٹیلز ہیں تو As such ایسا کوئی ایشو ہے نہیں، تو یہ Clarity ہونی چاہیئے۔ تیسری بات، چوتھی بات، اس طرح کے پراجیکٹس تقریباً ڈیڑھ سال میں کمپلیٹ ہوتے ہیں، پرویز خٹک صاحب کی بات کر رہا ہوں، ان کی ایک بہت اچھی خواہش تھی، ان کی ایک بہت اچھی کوشش تھی، ایک اچھی خواہش کا ہونا، ایک اچھے کام کے لئے کوشش کرنا اس میں قدغن نہیں ہے، یہ کہیں پہ نہیں لکھا گیا آپ نہیں کر سکتے، وہ چاہتے تھے کہ یہ Before time complete ہو جائے، بالکل ان کی خواہش تھی کہ یہ جو سٹی ہے، یہاں پہ رہنے والے ہیں، یہ کم سے کم Hazards سے گزریں، تکلیف سے گزریں اور جلدی یہ پراجیکٹ Complete ہو

جائے تو اس حوالے سے Continuous ایک کوشش کی گئی جس کو Appreciate کرنا چاہیئے لیکن پراجیکٹ چونکہ اس طرح کا تھا، اس میں چند Changes ہوئیں، ایک Future plan کو سامنے رکھا گیا، اس کے حوالے سے کہ Future میں اگر اس میں کوئی Addition کرنی ہو، اس کے حوالے سے تھوڑی چینجز ہوئیں Plus unforeseen جو اس میں چیزیں آتی ہیں، ان کو مد نظر رکھتے ہوئے، Feeder Route کو اس میں ڈالا گیا کہ یہ صرف ایک کوریڈور نہیں ہے کہ چمکنی سے حیات آباد تک ہے، یا پی ڈی اے بلڈنگ تک، پی ڈی اے بلڈنگ سے آگے کارخانوں مارکیٹ تک اس میں Extension کی گئی اور جب یہ Elevated ہے تو اس کو ڈالا گیا Feeder buses کو روٹ پہ ڈالنے کے لئے اور اس میں Uplift کو ڈالا گیا، دوسری بات جو سب سے Important بات ہے کیونکہ پورا ہاؤس ہے جو پورا صوبہ Represent کر رہا ہے، میڈیا بھی بیٹھا ہوا ہے اور میں جہاں جاتا ہوں، مجھ سے کوسچن ہوتا ہے کہ میرے ڈیپارٹمنٹ سے Related ہے کہ اس میں صرف بس نہیں بنی، تقریباً کوئی تیس چالیس سال پرانی Drains جو اس کے ارد گرد ہیں اس کو Pelt کیا جا رہا ہے، یہ پوری سٹی کی پوری Main drains ہیں جو دونوں سائڈز پہ تقریباً وہ اس پہ ڈیویلپ ہو رہی ہیں، کافی ہو گئی ہیں، کوئی چند رہتی ہیں، وہ ہو رہی ہیں، اس میں جتنی یوٹیلیٹیز ہیں، وہ گیس، بجلی، ٹیلیفون ہو، ایک تو اس کے پائپس، گیس کے پائپس نئے ہوں گے ابھی سے، کیونکہ وہ Replace کرنا پڑا ان کو پیچھے لے جانا پڑا، دوسری بات یہ ہے کہ الیکٹرک پولز اور وائرز اس کے نئے لگانے پڑے اور ان کو Extreme end تک دونوں سائڈز پہ لے جانا پڑا تو ان سب کو بھی نیا کیا گیا، ٹیلیفون کی جو لائنز ہیں ان کو بھی، تو آپ اگر اس کو دیکھ رہے ہیں صرف بی آر ٹی کو، تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی اس ہاؤس سے اور میڈیا بھی سن رہا ہے کہ یہ کمپلیٹ پیکیج ہے، اس میں صرف بس روٹ نہیں ہے، اس کے دونوں طرف روڈز بنائے گئے ہیں اور بنانے ہیں اور ابھی اس میں کام چل رہا ہے، فیڈر روٹس پہ کام ہو رہا ہے، Beautification پہ کام چل رہا ہے، کیونکہ اس کی Uplift ہو رہی ہے، پوری سٹی کی جو Main Artery ہے، اس کو ڈیویلپ کیا جا رہا ہے، بے شک تکرار ہو سکتی ہے، اب ہر بندے کا اپنا 'پوائنٹ آف ویو' ہو سکتا ہے، ہمارے ہاؤس کے، کچھ لوگوں نے کہا یہ بننا چاہیئے، کچھ لوگوں نے کہا، بالکل بالکل عنایت ٹھیک کہہ رہے ہیں، کچھ لوگوں نے کہا یہ نہیں بننا چاہیئے۔ 'ان ہاؤس اوپن' سکشن ہوتی ہے، پارٹی میں ہر بندے کا اپنا 'پوائنٹ آف ویو' ہوتا ہے اور وہ اس کو Present کرتا ہے اور پھر آگے جو ایگریمنٹ ہوتا ہے، میجارٹی وہ Decide کرتی ہے تو ہر بندے کی اپنی ایک رائے ہو سکتی ہے اور اس کا احترام

کرنا چاہیئے۔ یہ برا پراجیکٹ نہیں ہے، اچھا پراجیکٹ ہے، پشاور میں Business Activity ہو رہی ہے، 66 ارب روپے کی Activity پشاور میں ہو رہی ہے، اس کے ساتھ بہت ساری انڈسٹری Related ہے، یہ بھی ایک اچھی بات ہے، ٹرانسپورٹ نئی آئے گی، صاف ستھری آئے گی اور یہ گورنمنٹ جو Trend set کر رہی ہے کہ اپنی ٹرانسپورٹ کو اپ گریڈ کیا جائے جب آپ اس ٹرانسپورٹ کی فزیبلٹی پہ جائیں گے تو جو ہمارے پرائیویٹ سیکٹر کی ٹرانسپورٹ ہے وہ بھی Automatically اس کے ساتھ Compete کرنے کے لئے، ان کی اپنی ٹرانسپورٹ کا جو معیار ہے، وہ بھی بہتر ہو گا کیونکہ میں اگر بی آر ٹی کے ساتھ مقابلہ کروں گا تو میں بھی اچھی ٹرانسپورٹ Provide کروں گا تاکہ میرے ساتھ لوگ Travel کریں، تو اس کے ساتھ اس پوری سٹی کی Uplift ہو گی، صرف بی آر ٹی کی وجہ سے نہیں ہو گی، پورے ٹرانسپورٹیشن سسٹم کی ہو گی۔ آپ Holistically اگر اس کو آپ دیکھیں تو ایک زبردست پراجیکٹ ہے اور ان چند چیزوں پہ Agreement یا Disagreement ہو سکتا ہے لیکن Overall یہ Clarity ہے، میں اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں اور یہ ان کو کلیئر ہونا چاہیئے کہ یہ Good intention سے بنایا گیا، بہتر پراجیکٹ ہے اور Overall city کی Uplift کے لئے ہے۔ اگر پھر بھی ان کو تسلی نہیں ہے، ان کو ڈیٹیلز چاہئیں، ہم بالکل شیئر کریں گے، ہم بالکل شیئر کریں گے، Right to Information Act اس حکومت نے جو پچھلی دفعہ ہم نے پاس کیا کہ کوئی چیز نہیں چھپائیں گے، ہمیں چھپانے کی کیا ضرورت ہے؟ ہم غلط نہیں کرتے، ہم غلط کرنا نہیں چاہتے اور ہم چیزوں کو Face کر رہے ہیں، جب ہم اتنے بڑے پراجیکٹ کرتے ہیں، اتنے کام کر رہے ہیں تو ان میں غلطیاں بھی ہو سکتی ہیں لیکن Intension اور جو کام ہے، وہ کلیئر ہے، پھر بھی تسلی نہ ہو تو ان کو ہم بالکل Present کریں گے، آپ کو بتائیں گے، آپ کو Presentation دیں گے اور آپ کو بتائیں گے کہ اس میں کیا کیا ہے، کس طرح ہے، کون کون سی چیزیں ہیں؟ کیونکہ جب آپ کو پتہ چلے گا، آپ کے ذریعے بہت سارے اور لوگوں کو پتہ چلے گا، تو اگر سیاست کو ایک طرف رکھ دیں کہ خوامخواہ ایک چیز کو نیگٹیو اس پہ لے جانے کے بجائے اگر ہم ایک اوپن مائنڈ اور پازیٹو مائنڈ کے ساتھ ہم بیٹھیں اور ہم آپ کو Present کریں گے ان شاء اللہ تو میرا پورا یقین ہے کہ ہم آپ کو Convince کریں گے کہ یہ ایک اچھا پراجیکٹ ہے، بہترین پراجیکٹ ہے اور اس سے پشاور کا نہیں بلکہ کے پی کی ٹرانسپورٹ میں بہت بہتری آئے گی، ان شاء اللہ۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم ثوبیہ شاید صاحبہ، ثوبیہ شاید صاحبہ ٹھہ وائی۔ جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: شہرام خان نے بڑی اچھی باتیں کیں اور انہوں نے خود بھی کہا کہ ہم خود شفافیت چاہتے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ ہائی کورٹ کا جو فیصلہ تھا گورنمنٹ اس کے خلاف سپریم کورٹ میں گئی، ذرا یہ بھی دیکھ لیں، جو مجھے علم ہے کہ اس فیصلے کے ساتھ جو ہائی کورٹ کا فیصلہ تھا، اس کے خلاف پھر سپریم کورٹ میں گورنمنٹ گئی اور وہاں پر پھر اس فیصلے کو Suspend کیا، ابھی یہ ہے کہ اگر واقعی یہ کہتے ہیں کہ شفافیت کی بات ہے، Presentation کے علاوہ ایک کمیٹی بنالیں، اس سائڈ پہ چلی جائے گی، اب تو ہمیں یہاں پر بھی آپ نے Presentation دی ہے لیکن Presentation جو یہاں پر ہے اور جب ہم جائیں گے، وہاں پر آنکھوں سے آپ کو بھی بتائیں گے، ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی ہیں، وہ بھی دیکھیں گے تو ہمیشہ کتاب میں اور گراؤنڈ میں فرق ہوتا ہے تو اس سے کیوں وہ انکار کر رہے ہیں کہ ایک چھوٹی سی کمیٹی بنالیں؟ اس میں پارلیمانی لیڈر کو شامل کریں یا ہر ایک پارٹی کے لوگوں کو شامل کریں اور وہ پوری تحقیق کرے۔ جب سے یہ Bid ہوئی، کتنی کمپنیاں اس میں آئیں، اس کے بعد کس ریٹ پہ دیا گیا، پھر اس کا جو ڈیزائن ہے، وہ تو ہم نہیں جانتے لیکن ایکسپرٹس ہیں، ایکسپرٹس سے ہم دیکھیں گے کہ یہ ڈیزائن جو ہے واقعی جو بسیں آ رہی ہیں اس کے لئے موافق ہے، ٹھیک ہے یا یہ ڈیزائن جو ہے یہ مکمل طور پہ غلط ہے اور اگر ڈیزائن ٹھیک تھا تو میرے خیال میں اتنی تبدیلیاں اس میں کیوں لائی گئیں؟ اور اخراجات اس لئے بڑھ گئے کہ جو ڈیزائن آتا تھا اس میں Sanitation کا بھی خیال نہیں رکھا، جہاں سے وہ ٹرن لیتے تھے اس کو بھی بند کیا تھا اور پہلی سکیم ہے جو کہ بناتے ہوئے دوبارہ اپنی بنائی ہوئی چیز کو توڑ بھی دیا گیا اور اسی طرح اوور ہیڈ برج ادھر بھی بنایا ہے جس پہ پولیس والے کھڑے ہیں کہ کوئی گاڑی اس کے اوپر نہ چڑھ جائے، اگر آپ خود بھی چلے جائیں تو وہاں پر ابھی بھی شاہد پولیس والے کھڑے ہوں گے کہ کوئی بڑی گاڑی اس برج کے اوپر نہ آ جائے کیونکہ یہ گر نہ جائے، تو یہ ساری چیزیں ہیں، میں تو ابھی بھی کہتا ہوں، باقی گورنمنٹ کا ہے، جب تک ہم مطمئن نہیں ہوں گے تو میرے خیال میں یہ نوٹسز بھی آئیں گے اور یہ سوالات بھی آئیں گے اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا، تو میں نے تو اس لئے کہا کہ ایک تو اس کا بھی، لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، ہمیں بتادیں کہ وہ نوٹیفکیشن جو بلین ٹری کے لئے تھا، ابھی تو آپ نے کچھ ہمیں نہیں بتایا کہ کب اس پہ میٹنگ ہو گی اور کب یہ لوگ Site پہ جائیں گے، وہاں پر دیکھیں گے؟ اور اس کے لئے بھی میرے خیال میں وہی

فار مولا جو بلین ٹری کے لئے بی آر ٹی کے لئے بھی اپنایا جائے، باقی گورنمنٹ کی اپنی مرضی، ہم زبردستی تو نہیں کرتے، ہم تو ایک تجویز رکھ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آپ سے ریکویسٹ ہے کہ تھوڑا سا ٹائم مجھے دیں گے تاکہ میں اس پہ اپنی بحث جو ہے، جو تیاری میں نے کی وہ میں مکمل کر سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے کوئسچنز کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: شہرام صاحب نے تو بہت زبردست سپیچ کی ہے، بہت اچھی اچھی باتیں بتائی ہیں لیکن اگر شفافیت کی بات میں کہوں تو* + + + + + + + + + + + + + + + + + + +، چونکہ پی ڈی اے کے جو ملازمین ہیں، (شور اور قطع کلامیاں) یہ Allegations میری نہیں ہیں، آپ لوگوں کے اوپر، جس کی انکوائری، جو لئے ہیں تو سنیں (شور اور قطع کلامیاں) آپ بات سنیں، + + + + * + + +، نیب والوں سے پوچھیں، نیب والوں۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: یہ کس کے کپڑے اتار رہی ہیں، یہ کس کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ اس نے کمیشن لیا؟ میں منہ کھول لوں کہ کون جیل میں بیٹھا ہوا ہے، کس چیز کے لئے کون بیٹھا ہوا ہے، یہ کون سا طریقہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم ثوبیہ شاہد صاحبہ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، اگر آپ اس طرح کریں گے تو میں سیشن ختم کر دوں گا، میں اجلاس ایڈجرن کر دوں گا، میں اجلاس ایڈجرن کر دوں گا، اگر آپ اس طرح کر رہے ہیں، یہ Wording جو انہوں نے استعمال کی ہے اس Wording کو میں Expunge کرتا ہوں، میڈم ثوبیہ شاہد صاحبہ! آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، بات سنیں، بات سنیں، آپ نے الزام لگایا ہے پھر آپ Prove کریں، ایک منٹ جی، الزام لگانا آسان ہے، Prove کرنا مشکل ہے۔ آپ ایک منٹ جی، میڈم، آپ نے الزام لگایا ہے، آپ کا جو کوئسچن ہے (قطع کلامیاں) اکبر صاحب، اکبر صاحب، میڈم ثوبیہ، ایک منٹ، ایک منٹ،

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

بات سنیں، بات سنیں ثوبیہ شاہد صاحبہ، آپ کا جو کوئسچن ہے اس کا جواب منسٹر صاحب نے دے دیا ہے، اس سے مزید اگر آپ نے کوئی کوئسچن کرنا ہے، ایک منٹ آپ سوال کریں، شہرام ترکئی صاحب۔

<u>وزیر بلدیات</u>: میری ریکویسٹ ہے اس ہاؤس سے آنریبل ممبر، سپیکر صاحب، میری ریکویسٹ ہے یہ جس قسم کی تسلی چاہتے ہیں (شور) میں نے جواب دیا (شور) یہ اب بالکل-----

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: مجھے جواب-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وہ جواب دے رہے ہیں نا، وہ جواب دے رہے ہیں نا، تو اگر Satisfy نہ ہوئیں، وہ جواب دے رہے ہیں، Satisfied جواب دے رہے ہیں۔

<u>وزیر بلدیات</u>: جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہے (شور اور قطع کلامیاں) جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہے، میری ریکویسٹ ہے جی، ایک تو یہ ہے کہ-----

<u>میاں نثار گل</u>: چې وعدې کوئ پوره کوئ ئے نه۔

<u>وزیر بلدیات</u>: نه نه، غلط خبره ده، نه نه، پوره کوؤ۔

<u>میاں نثار گل</u>: خکه دلته اسمبلی خرابه ده۔

<u>وزیر بلدیات</u>: جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہے، میری ریکویسٹ ہے ایک تو یہ ہے کہ جس طرح درانی صاحب نے کہا، آپ میری بات سن لیں خیر ہے، دیکھیں ایک چیز ہے، یہاں پہ ہر بندے کی عزت ہے، جتنی آپ کی ہے اتنی ہماری ہے، جتنی ہماری ہے اتنی آپ کی ہے، ٹھیک ہے، یہ ذہن میں رکھنا چاہیئے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سیټ ته خو ځئی کنه۔

<u>وزیر بلدیات</u>: آپ سیٹ پر تو چلی جائیں، آپ کو Answer وہاں کروں گا نا، یہاں میں اسمبلی (شور) ایسے کیسے اسمبلیاں چلتی ہیں؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وہ جواب دے رہے ہیں، اپنی سیٹ پر جائیں آپ-----

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آواز آ رہی ہے؟ اپنی اپنی سیٹ پر جائیں جی، وہ بول رہے ہیں زور سے۔

<u>وزیر بلدیات</u>: پلیز میری ریکویسٹ ہے آپ سب سے، Thank you. That's like a true parliamentarian, (Applause) that's like a nice parliamentarian, so جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہے، جیسا کہ درانی صاحب نے کہا کہ دیکھیں ہم کسی چیز سے نہیں بھاگ

رہے میں، بالکل کلیئر کرنا چاہتا ہوں، ہم کوئی چیز نہیں چھپانا چاہتے، عوام کے پیسے ہیں اور عوام پر لگ رہے ہیں، ہم میں سے کسی نے اس ڈرائینگ ڈیزائننگ میں بیٹھ کر کچھ نہیں کہا کہ ادھر اتنا کردو ادھر اتنا کردو، کنسلٹنٹ نے کیا ہے، انجینئرز نے کیا ہے، ادھر بیٹھ کے، Including عنایت صاحب یہاں ہم جتنے منسٹرز تھے یا ہیں یا پہلے رہ چکے ہیں، درانی صاحب چیف منسٹر رہ چکے ہیں، بابک صاحب منسٹر رہ چکے ہیں، انہوں نے آئیڈیا دیا ہے، ڈیزائنگ، ڈرائنگ جو ہے، کنسلٹنٹ کرتا ہے، آپ پولٹیکل ویژن دیتے ہیں، Implementation وہ لوگ کرتے ہیں، اگر کہیں پہ غلطی ہے وہ Face کریں گے، خٹک صاحب سے لے کر ہم میں سے کوئی اس کو Face نہیں کرے گا ایک، دوسری بات (قطع کلامی) میری بات سن لیں پلیز، ایم پی اے صاحبہ، میں آپ کے فائدے کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم، اب آپ سن لیں۔

<u>وزیر بلدیات</u>: دوسری بات یہ ہے کہ میں نے جو کہا کہ ہم آپ کو Present کریں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم کوئی چیز چھپانا ہی نہیں چاہتے، تیسری بات جو ہے، جو انہوں نے کہا اس میں زیادہ ڈیٹیل نہیں تھی، جو درانی صاحب نے کہا کہ اگر یہ کورٹ میں ہے اور Subjudice ہے تو اس پہ تو Obviously پھر کمیٹی یا I don’t know legally وہ کیسا ہے، ہم چیک کر کے آپ کو بتادیں گے، اگر ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہم جب آپ کو Present کریں گے اور اگر Legally ایسی کوئی بات نہیں ہے، کوئی قدغن نہیں ہے اور آپ کمیٹی بنانا چاہتے ہیں، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں، کوئی تکلیف نہیں ہے، کوئی ایشو نہیں ہے (تالیاں) کیونکہ اگر آج نہیں تو سال بعد، سال نہیں تو دو سال بعد، پانچ سال بعد جب بھی کوئی فورم یا Public representative، خواہ اس سائڈ سے ہوں یا اس سائڈ سے، حکومت اور اپوزیشن ہے، This is our system that works لیکن جب چاہیں آپ کو کسچن کریں، جس طرح آپ کا Right ہے آپ نے کو کسچن کیا، میرا Right ہے میں آپ کو Answer کروں، میری کوشش ہے کہ آپ کو مطمئن کروں، اگر نہیں ہو سکتے، لیگل جو طریقہ کار ہے وہ ہوگا لیکن میں پھر کہہ رہا ہوں، ہم کوئی چیز نہیں چھپائیں گے، کوئی چیز چھپانے کی ضرورت نہیں ہے اور چیزیں ہم کلیئر کریں گے، ہم Legally اپنے آپ کو دیکھ بھی لیں گے، ان سے بھی ہم آئیڈیا لے لیں گے، اور Legal opinion لے لیں گے، اگر وہ کہتے ہیں کہ As such کوئی ایشو نہیں ہے، آپ بنا سکتے ہیں ہم بنادیں گے، ہم آپ کو Present کرنا

چاہتے ہیں، آپ ماڈل دیکھ لیں، ڈیزائن دیکھ لیں، آپ کے ذہن میں کوئی آئیڈیا ہے، میرے ذہن میں As a Minister، پچاس چیزیں جب میں نے Presentation پہلے دی تو میرے ذہن میں تھیں، کنسلٹنٹ سے میں نے پوچھا، اس میں کسی پولیٹیکل لیڈر یا اس کی کوئی، وہ کوئی انجینئر کیسے، میرے خیال سے خٹک صاحب سے لے کر عنایت تک جتنے بھی تھے وہ تو نہ کنسلٹنٹ تھے نہ وہ انجینئر تھے، نہ ایشین ڈیویلپمنٹ بینک، کیونکہ سب کچھ ایشین ڈیویلپمنٹ بینک نے کیا، تو ایشین ڈیویلپمنٹ بینک Answerable ہے ساری چیزوں کے لئے اور اس ہاؤس کے لئے اور Elected representatives، اور گورنمنٹ کا Right ہے اور اپوزیشن کے لوگ کو کسچن کر سکتے ہیں تو ان شاء اللہ I hope، اور آخری بات، ثوبیہ بی بی نے کہا، دیکھیں اس طرح سٹیٹمنٹ دینا کہ جی اس میں اتنے پرسنٹ کمیشن لیا گیا، پھر وہ ایلکشن پر خرچ ہو گئے تو یہ Cheap popularity والی بات ہو گی، یہ نیگیٹو اس میں جاتا ہے (تالیاں) تو اس میں میری ریکویسٹ (شور) اگر آپ سچ نہیں سنیں گی، This is not how the system works, I have my every right to say, my every right to defend myself and my party; no one can stop me، اگر آپ ایسی بات کریں گی اس پہ میں Respond کروں گا، یہ میرا Right ہے، مجھے دیا گیا ہے، میں نے کوئی الٹی سیدھی بات نہیں کی، آپ جو الزام لگا رہی ہیں اس کے ثبوت لائیں، ہم اس کو الٹا لٹکا دیں گے، ہم الٹا لٹکائیں گے کسی نے غلط کام کیا ہے۔ اگر میں کہہ رہا ہوں کہ ہم Present کریں گے، جب ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم کمیٹی بنائیں گے تو آپ کسی کو، میں پھر کہہ رہا ہوں، میں اس سائڈ سے اس سائڈ کے لئے نہ اس سائڈ سے اس سائڈ کے لئے کوئی بے عزتی والی کسی سائڈ پہ برداشت نہیں کی جائے گی، یہ یہاں اصول ہیں، تو ہم عزت کرتے ہیں آپ بھی عزت کریں ایسے نہ کریں۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سلطان محمد صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، میں یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں چونکہ کوسچنز آور جو ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ختم ہو گیا ہے۔

<u>وزیر قانون</u>: کوسچنز آور ایک گھنٹے کا ہوتا ہے اور گھڑی کے وقت کے مطابق تو وہ ختم بھی ہو گیا ہے لیکن میں ریکویسٹ کر رہا ہوں اپوزیشن ممبرز سے بھی کہ سوال اگر کر لیں، جواب ادھر سے آ جاتا ہے، وہ بھی سنیں، اگر اتنی ڈیبیٹ میں ہم جائیں گے تو بہت زبردست کوسچنز ہیں اس کے بعد والا بھی بڑا زبردست

کو کنسیپن ہے لیکن ان کا حق مجروح ہو رہا ہے، ان کو ٹائم نہیں دیا جارہا ہے کہ وہ اپنے کو نسچنز پوچھیں، ایک بات، دوسری بات سر، یہ کہ شہرام خان نے جواب دے دیا ہے، اس کے علاوہ جو ہے ساری ڈیٹیلز موجود ہیں، آنریبل لیڈر آف اپوزیشن نے جو بات کی ہے، میں اور شہرام خان دونوں اس کو سپورٹ کر رہے ہیں کہ ایک کمیٹی بنادی جائے اگر اس میں کوئی لیگل مسئلہ نہیں ہے (تالیاں) بالکل بنادی جائے، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ایک میری ریکویسٹ آخری، مطلب اس وقت، آخری ریکویسٹ تو نہیں ہوگی ، اس وقت کے لئے آخری ریکویسٹ ہے کہ جو رول 41 ہے، رول 41I ہے کہ اس اسمبلی میں۔

"41 I it shall not contain arguments, inferences, ironical expressions, imputations, epithets or defamatory statements;

تو ایک یہ ہے سر، دوسرا جو ہمارے پاس رول 219 ہے سر، رول 219 میں بھی یہی کہا گیا ہے،

"219 (b) utter unreasonable or defamatory words or make use of offensive expressions" تو سر، اس طرح کی باتیں جو ہیں، آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو تو Expunge بھی کر دیں اور ریکویسٹ سارے ممبرز سے ہے کہ یہ ایک باعزت ادارہ ہے، ایک باعزت ایوان ہے، یہاں پہ Rules regulations اور جو ایک Decency اور ڈیکورم ہے، میرے خیال میں پورے صوبے کے عوام آپ کو دیکھ رہے ہیں، پورا میڈیا یہ ریکارڈ کر رہا ہے، میرے خیال میں یہ اس ہاؤس کا Decorum maintain کرنا ہم سب کا فرض ہے، اپوزیشن کا بھی فرض ہے اور حکومت کا بھی فرض ہے، ہم اپوزیشن کو بڑھ کر عزت دیں گے، حکومتی ارکان کو ان شاء اللہ بڑھ کر ہم عزت دیں گے لیکن ریکویسٹ یہ ہے کہ ڈیبیٹ کریں، سوال پوچھیں لیکن ڈیکورم اور انداز کے مطابق کریں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی درانی صاحب، اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، میں شہرام خان اور لاء منسٹر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، یہی خوبصورتی ہے جمہوریت اور اس ایوان کی کہ ایک دوسرے کو سنیں اور سمجھیں اور جو کمیٹی بھی انہوں نے اناؤنس کی تو وہ بھی دو تین دن میں ہو اور جو بلین ٹری کا معاملہ ہے وہ بھی اس طرح ابھی فائنل ہو جائے، باقی میں دونوں طرف سے ریکویسٹ کرتا ہوں بڑے ادب کے ساتھ کہ ہم ایک دوسرے سے بات کریں، گورنمنٹ کی طرف سے بھی اور اپوزیشن کی طرف سے بھی، اور دونوں اطراف سے اگر ایسی کوئی باتیں آئیں تو اس کو آپ Expunge کرلیں، جنہوں نے گورنمنٹ کی سائڈ سے بات کی، وہ بھی ہماری خاتون رکن ہیں اور ادھر سے بھی جب کسی کو برا لگا تو ایسی باتوں کو ہم کوشش کریں کریں گے

کہ ادھر نہ لائیں لیکن پھر بھی میں ایک بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر ہم اس حد تک جائیں گے اور تب ایک بات پر آئیں گے تو یہ تو شاید بہت لمبا سفر ہے، جس طریقے سے گورنمنٹ اپوزیشن کو میرے خیال میں سمجھ رہی ہے، میں نے پرسوں بھی بڑے ادب سے یہ باتیں کیں اور میں نے یہی بات سی ایم صاحب کو پہنچائی کہ ابھی ہم بھی اس عمر کے لوگ نہیں ہیں کہ ہم آپ سے فنڈ لے لیں اور ووٹ پیدا کریں، آپ ہمیں کلاس فور دیں گے اور اس کے لئے میں اپنے لئے ووٹ پیدا کروں گا، یہ باتیں اس وقت جب ہم نے 1985، 1990، سے سفر شروع کیا، ابھی ہم ایک کلاس فور پر لڑتے ہیں، ایک نظریے پر لڑتے ہیں، ایک سوچ پر لڑتے ہیں لیکن اگر اپنوں کو کچھ دیں گے تو وہ ضرور میرے ممبر کو بھی آپ نے دینا ہے۔ ابھی بھی یہ آپس میں بیٹھیں، میرے پاس ان کے سینیئر لوگ آ گئے، میں ان کا مشکور ہوں اور میرے ساتھ بات کی کہ اس پر بیٹھیں گے لیکن جب تک اس ایوان کو میرا وزیر اعلیٰ کچھ عزت نہیں بخشے گا اور میرے ساتھ شہرام خان کمٹمنٹ کرے گا یا عاطف خان کمٹمنٹ کرے گا یا سلطان صاحب کمٹمنٹ کرے گا تو پھر اسی طرح ان کو پھر سامنے سے شرمندگی اٹھانا پڑتی، میں تو عاطف خان کا بھی مشکور ہوں، انہوں نے بڑی دلیری کے ساتھ اور حق کی بات کی کہ سپیکر صاحب، اگر آپ نے کوئی بات تسلیم کی، آپ بھی اس پہ قائم رہیں اور میں پھر آئندہ اس قسم کی کمیٹی میں بھی نہیں بیٹھوں گا، یہ میرے خیال میں اس کے بڑے، میں ان کا احترام بھی کرتا ہوں اس لئے یہ بات کر رہا ہوں عاطف کی، اور اسی طرح جب بات ہو گی تو ان شاء اللہ یہ اسمبلی بڑی روایات اور خوبصورتی کے ساتھ چلے گی اور میں نے پرسوں بھی کہا تھا کہ ادھر منسٹر کو چھوڑ دیں، اگر سیکرٹری پی ٹی آئی کا بندہ ہے تو پھر اس کو کس طریقے سے ٹھیک کریں گے؟ وہ بھی طریقہ اپوزیشن کو آتا ہے، اس کے ٹھیک کرنے کا لیکن اس ماحول میں میں چیف سیکرٹری صاحب کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے لوگوں کی ایک کلاس لے لیں اور اگر آپ نے جونیئر لوگوں کو سینیئر پوسٹوں پر بٹھایا ہے تو پھر ان کو تھوڑا سا سمجھائیں بھی، وہ ہمیں سمجھانے کی بات نہ کریں کیونکہ ہم نے پانچ سال ان کو سمجھانے کی بہت کوشش کی ہے اور سمجھایا بھی ہے ان لوگوں کو، تو میں ابھی بھی شہرام خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ہمارا آپس میں گہرا ریلیشن ہے، اس کے باوجود کہ پارٹیوں میں ہم ایک دوسرے سے دور ہیں، سب کے ساتھ ہمارا ریلیشن بنتا ہے اور ہم تو روایات کے لوگ ہیں، ان کا احترام کریں گے لیکن ہمارے جو پیچھے اور سائڈ پر بیٹھے ہوئے جو لوگ ہیں، ان کے احترام میں ضرور چاہوں گا کہ ان کا وہ لیول ہو جو کہ ایک ممبر کا ہونا چاہیئے۔ (تالیاں) تھینک یو ویری مچ۔ او اخر کبنبي ستا سو یو ځل بيا شکریه ادا کومه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ جو غیر پارلیمانی الفاظ ستعمال کئے گئے ہیں، وہ Expunge کئے جاتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ کوئسچنز/آنسرز ٹائم ختم ہو گیا ہے اور Remaining Answers of the Questions are tabled in the House، اور جس طرح شہرام صاحب نے اور سلطان محمد خان صاحب نے ایشورنس دی ہے اپوزیشن لیڈر کو کہ وہ ان کے ساتھ بیٹھیں گے، بات کریں گے تو ان شاء اللہ وہ ان کو بریفنگ دیں گے۔

غیر نشاندار سولات اور ان کے جوابات

772 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر ٹرانسپورٹ یہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان اور ایبٹ آباد کے لئے جاپان حکومت سے پنک بسیں حاصل کی گئی تھیں اور مذکورہ بسوں کے لئے سٹاف بھی بھرتی کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بسوں کو چلانے کا ٹھیکہ ابھی تک کیوں نہیں دیا گیا، کیونکہ مذکورہ بسیں خراب ہو رہی ہیں، نیز یہ منصوبہ کب تک عملی طور پر شروع کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ جاپان حکومت نے ضلع مردان اور ضلع ایبٹ آباد کے لئے پنک بسیں دی تھیں، ان بسوں کے لئے سٹاف کو بھرتی کرنا پرائیویٹ کمپنی (آپریٹر) کی ذمہ داری ہو گی، ابھی تک خیبر پختونخوا حکومت نے ان بسوں کے لئے کوئی سٹاف بھرتی نہیں کیا ہے۔

مردان میں پنک بسوں کے لئے پرائیویٹ کمپنی کو ٹینڈر ایوارڈ کر دیا گیا ہے اور امید ہے کہ فروری 2019 کے وسط میں مردان میں بسیں چلنا شروع ہو جائیں گی۔

ایبٹ آباد میں آپریٹر کے لئے 19 جنوری کو ٹینڈر کا اشتہار دیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ فروری 2019 کے اختتام تک وہاں بھی بسیں چلنا شروع ہو جائیں گی، تاحال بسوں کی باقاعدہ صفائی اور نگرانی کی جا رہی ہے۔

649 _ ملک بادشاہ صالح: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر بالا پاتراک تا کلکوٹ روڈ جائیکا پراجیکٹ ایم آر سے Blacktopping/Plant Premix منظور ہو کر کام شروع کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھیکیداروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے مذکورہ روڈ سیمنٹ یعنی پی سی روڈ میں تبدیل کیا گیا، جس سے خزانے کو بھاری نقصان پہنچایا گیا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈاب مکمل طور پر خراب ہو چکا ہے؛

(د) اگر(الف) تا(ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:۔

حکومت ذمہ دار اہلکاروں و ٹھیکیداروں کے خلاف کیا کرروائی اور مذکورہ روڈ دوبارہ ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب اکبر ایوب خان(وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) دیر بالا پاتراک تا کلکوٹ روڈ کا صرف ایک حصہ 4.90 کلومیٹر جائیکا فنڈز سے تعمیر کیا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں۔ تمام Codal formalities مکمل ہونے کے بعد بلیک ٹاپنگ کو پی سی سی روڈ میں کیا گیا تھا جس کی وجہ سے موسمی حالات اور برف باری تھی۔ یہ 2013-05-01 سے شروع ہو کر 17-05-2016 پر ختم ہو چکا ہے۔

(ج) جی نہیں۔ جائیکا فنڈز سے تعمیر شدہ پی سی سی روڈ مکمل طور پر درست حالت میں ہے۔

(د) چونکہ جائیکا فنڈز سے تعمیر شدہ حصے میں ایسا کوئی نقص نہیں پایا گیا۔ اس لئے کارروائی کی ضرورت پیش نہیں آئی تاہم جائیکا فنڈز کے علاوہ روڈ کا جو بھی حصہ صوبائی حکومت کے فنڈز سے زیر تعمیر ہے۔ اس کی کڑی نگرانی جاری ہے۔ اور کسی قسم کا نقص نہیں چھوڑا جائے گا۔ سکیم پر کام جاری ہے۔ موجودہ مالی سال 2018-19 کے لئے 10-00 Allocation ملین رکھی گئی ہے۔ جس میں سے 4.50 ملین مل چکے ہیں۔ اور تکمیل کے لئے مالی سال 2019-20 مقرر ہے۔

715 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مال سال 2014-15 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) الف کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کہاں کہاں کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ لیپس ہو۔ تفصیل فراہم کی جائے نیز لیپس ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؛

جناب محمود خان(وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) سالانہ ترقیاتی پروگرام 2014-15 میں پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے لئے 5851-00 ملین روپے مختص تھے جبکہ ٹوٹل 5983.239 ملین روپے خرچ ہوئے جو مختص شدہ فنڈ سے 2 فیصد

زیادہ ہیں۔ لہذا مذکورہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں کسی قسم کا فنڈز لیپس نہیں ہوا۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گی۔

698 _ <u>جناب عنایت اللہ</u>: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ عشیری درہ روڈ پر جگہ جگہ کام جاری ہے جبکہ زیرہ پرائنٹ سے آگے کام ابھی تک شروع نہیں کیا گیا جبکہ زیرو پوائنٹ سے کام شروع کرنے کے لئے اسے ریوائز کیا گیا ہے؟

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک زیرو پوائنٹ سے کام کا آغاز کرے گی تفصیل فراہم کی جائے۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) ان شاء اللہ بہت جلد زیرو پوائنٹ سے کام کا آغاز کیا جائے گا۔ دار وڑہ سے الماس اور باٹل سے گور کو ہے تک ٹینڈر منظور ہو چکے ہیں۔ اور موسم کی سرد ترین لہر کم ہونے کے بعد کام شروع کیا جائے گا۔

709 _ <u>جناب عنایت اللہ</u>: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک محکمہ نے کتنے منصوبے شامل کئے ہیں؛

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو (i) تو مذکورہ منصوبوں کی تعداد اور مالیت کی تفصیل فراہم کی جائے؛

نیز محکمہ یہ منصوبے کتنے سالوں میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ii) ان منصوبوں کا Throw forward کتنا ہے نیز آئندہ دو سالوں میں یہ منصوبے مکمل کرنے کے لئے یہ محکمہ وسائل کہاں سے اور کیسے فراہم کرے گا اور اس صورت میں محکمہ کو ان کی تکمیل کی لئے کتنے فنڈز درکار ہوں گے مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)</u>: (الف) جی ہاں۔

مالی سال 2013 سے 2018 تک محکمہ ہذا نے سڑکوں، پلوں اور صوبائی بلڈنگز کی تعمیرات کی مد میں 468 نئے منصوبوں کو شامل کیا گیا۔

مذکورہ بالا منصوبوں کی تعداد اور مالیت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مندرجہ بالا منصوبوں میں سے 188 روڈ، پل وغیرہ کے 34 بلڈنگز کے منصوبے شامل ہو چکے ہیں۔ جبکہ باقی ماندہ ترقیاتی منصوبوں کو آئندہ مالی سال 21-2020 تک فنڈز مبلغ 589-73810 (ملین) کی دستیابی

کی صورت میں مکمل کئے جائیں گے۔ان منصوبوں پر تخمینہ لاگت آئندہ مالی سال کے لئے مبلغ 73810-589 ملین روپے ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

Roads and Bridges Sectors: 70,439.169 (M)
Building Sector: 3371.420 (M)

مزید تفصیل ایوان کو فراہم کی گی۔

769_ جناب ظفر اعظم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سرکاری کالونیوں اور بنگلوں کی Maintenace مرمت کا کام کرتا ہے؛

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال سول کوارٹر، آفیسر کالونی ڈبگری گارڈن، اور پشاور میں واقع دیگر سرکاری کالونیوں اور رہائشگاہوں میں کی گئی مینٹی ننس اور مرمت کی تفصیل ائر وائز اور ہاؤس وائز فراہم کی جائے؛

ایم اینڈ آر کا کنٹریکٹ دینے کا طریقہ کار کیا ہے نیز ایک ہی سرکاری کالونی میں ایک ہی کنٹریکٹر کو ہر سال ٹھیکہ دینے کا قانونی جواز کیا ہے؛

کیا Occupant سے ایم اینڈ آر ڈی کی Completion certificate لیا جاتا ہے اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2013 سے تاحال کوارٹر، آفیسر کالونی ڈبگری گارڈن، اور پشاور میں واقع دیگر سرکاری کالونیوں اور رہائشگاہوں میں کی گئی مینٹی ننس اور مرمت کی ائیر وائز تفصیل لف ہے۔ ایم اینڈ آر کا کنٹریکٹ دینے کا طریقہ کار درج ذیل ہے۔ مجاز اتھارٹی سے منظور شدہ منصوبوں کے لئے ٹھیکیداروں سے بذریعہ اخبار بولی مانگی جاتی ہے، منصوبوں میں دلچسپی رکھنے والے ٹھیکیدار آن لائن فارم پر بذریعہ کوریئر اپنی بولی جمع کراتے ہیں اور جانچ پڑتال کے بعد ٹھیکیدار کی بولی سب سے کم ہو ٹھیکہ اس کو مل جاتا ہے۔ نیز محکمہ کسی مخصوص سرکاری کالونی کا ٹھیکہ دینے کا مجاز نہیں ہے۔ بلکہ جو بھی ٹھیکیدار سب سے کم بولی دیتا ہے ٹھیکہ اس کو مل جاتا ہے۔

جی ہاں۔ایم اینڈ آر منصوبے کی تکمیل کے بعد Completion Certificate لیا جاتا ہے۔

STATEMENT SHOWING EXPENDETURE DABGARI GATE GARDEN BUNGLOWS DURING 2013-14 & 2014-15.

S.No	Description	2013-14	2014-15
01	Bungalow No. 4	628, 297	671, 770
02	Bungalow No. 1 Old	818, 703	960, 849
03	Bungalow No. 2 Old	1, 611, 098	1,006,971
04	Bungalow No. 15 Old	714,987	491,693
05	Bungalow No. 14 Old	674,081	435, 700
06	Bungalow No. 21 New		54, 577
07	Bungalow No 11, 19, 9, 3, 21, 22, 23, 3 Old 14, 10		473, 217
08	Bungalow No. 9, 14, 17, 23, 15, 16, 22, 11, 21 & 19		452, 389
09	Bungalow No. 23 New		131, 046
10	Bungalow No. 16 New		610, 688
11	Bungalow No. 15 New		637, 681
12	Bungalow No. 14 New		119, 108
13	Bungalow No. 19 New		276, 879
14	Bungalow No. 17 New		69, 677
15	Bungalow No. 22 New		577, 087
16	Bungalow No. 13 New		67, 502
17	Bungalow No. 11 New		507679
18	Bungalow No. 10 New		275, 017
19	Bungalow No. 09 New		605, 011
20	Bungalow No. 13 New		300, 123
21	Bungalow No. 22 New		56, 901
22	Bungalow No. 10 Old	136,902	234, 706
23	Bungalow No. 14, 15, 16	17,37,641	
24	Bungalow No. 09	681,135	
25	Bungalow No. 08 Old	852,247	
26	Bungalow No. 3, 14, 15 & 16 Old	605,792	
27	Bungalow No. 11	653,875	
28	Bungalow No. 21	511,323	
29	Bungalow No. 13	445,736	
30	Bungalow No. 09	415,072	
31	Bungalow No. 17	579,249	

32	Bungalow No. 18	504, 592	

755_ جناب عنایت اللہ: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پشاور میں ٹرانسپورٹ کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے بی آر ٹی کے نام کے منصوبے کا آغاز ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس منصوبے کی تکمیل کا دورانیہ کیا تھا؛

اس کے ابتدائی ڈیزائن میں کتنی مرتبہ تبدیلی کی گی؛

اس کا ابتدائی تخمینہ کتنا تھا اور ریوائز تخمینہ کتنا ہے۔ کیا ریوائز میں جو اضافہ ہوا وہ خرچ حکومت خیبر پختونخوا ادا کرے گی۔ یا اے ڈی بی سے اس کے لئے قرضہ لیا جارہا ہے؛

اور ریوائز کی منظوری کس مرحلے میں ہے؛

اس سکیم کے لئے کل کتنا قرضہ اندرونی و بیرونی ملک سے لیا گیا ہے۔ اور اس قرضے کا دورانیہ کتنا ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست کہ پشاور میں ٹراسپورٹ کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے حکومت خیبر پختونخوا نے بی آر ٹی کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے؟

(ب) اس منصوبے کا دورانیہ 12 مہینے تھا۔ منصوبے کی ڈیزائن میں کوئی تبدیلی نہیں کی گی۔ البتہ پرجیکٹ سکوپ میں اضافہ کیا گیا جیسا کہ BRT Corridor کو حیات آباد میں اختتام پذیر ہونا تھا اس کو بڑھا کر کارخانوں تک کر دیا گیا۔

بی آر ٹی منصوبے کا ابتدائی تخمینہ 49.346 بلین روپے تھا جس میں حکومت خیبر پختونخوا کا حصہ 7.465 بلین روپے اور ADB/AFD کا حصہ 41.881 بلین روپے تھا۔ اس کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 66.437 بلین روپے ہے جس میں ABD/AFD کا حصہ 53.321 بلین روپے ہے۔

نظر ثانی شدہ PC-1 کو ECNEC نے 14-11-2018 کو منظور کر لیا ہے۔ اس سکیم کے لئے کل قرضہ 66-437 ملین روپے ہے (جس میں حکومت خیبر پختونخوا کا حصہ 13.116 بلین روپے جبکہ ADB/AFD کا حصہ 53.321 بلین روپے ہے) جو کہ ADB/AFD سے قرضے کی صورت میں لیا جارہا ہے۔ یہ قرضہ 25 سال کی مدت میں واجب الادا ہے، جس میں 5 سال گریس پریڈ بھی شامل ہے۔

723_ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور میں پینے کا پانی آلودہ ہونے کی وجہ سے مختلف اقسام کی بیماریاں پھیل رہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت ہر یونین کونسل کی سطح پر واٹر فیلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ اس وقت پشاور کے مختلف دیہی علاقوں میں واٹر سپلائی سکیم کے ذریعے لوگوں کو صاف پانی فراہم کر رہا ہے اور تا حال کسی بھی علاقے سے پانی کی آلودہ ہونے کی نشاندہی نہیں ہوئی۔ تاہم اس سلسلے میں ان سکیموں کے پانی کے نمونے باقاعدگی سے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور جہاں کہیں بھی مضر صحت علامت نظر آئے، تو فوراً تدارک کے لئے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔ یاد رہے پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ضلع پشاور کے مختلف دیہی علاقوں کے 48 یونین کونسل میں کام کر رہا ہے۔ جبکہ باقی یونین کونسل دوسرے محکمہ جات مثلاً WSS, PDA, Cantonment Board کے زیر انتظام ہے۔

(ب) اس سلسلے میں گزارش ہے کہ Clean Drinking Water for All پراجیکٹ کے تحت محکمہ لوکل گورنمنٹ نے پشاور میں Water Filtration Plant لگانے کا کام شروع کیا ہے اور ابھی تک 46 پلانٹ لگ چکے ہیں۔ متعلقہ محکمہ اس سلسلے میں مزید معلومات فراہم کر سکتا ہے۔

724_ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ہری پور میں آبنوشی کی سکیمیں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2008 سے 2013 تک PK-52 میں کتنی سکیمیں منظور ہوئیں اور کتنی سکیمیں Ongoing ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2008 سے 2013 تک حلقہ PK-52 میں کل 46 سکیمیں منظور ہوئی ہیں۔ جو سب کی سب مکمل ہو چکی ہیں۔ اور ان سے عوام کو پانی کی ترسیل جاری ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گی۔

789_ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر قانون ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2011 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈز منقضی ہوا۔ تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ قانون اور اس کے ذیلی دفتر نظامت انسانی حقوق صوبہ خیبر پختونخوا کو سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے۔

(ب) مالی سال 15-2014 میں ملنے والی رقم کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گی۔

651 _ ملک بادشاہ صالح: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے دیر، ٹی ایم اے کلکوٹ دیر حلقہ PK-10 سابقہ حلقہ PK-92 میں بہت زیادہ ترقیاتی سکیمیں منظور ہوئی ہیں ان سکیموں پر ٹینڈر بھی ہوئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیموں پر کام ہوا ہے اور ٹھیکیداروں کو بل بھی دیئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2014 سے 2018 تک جتنی سکیمیں اور واٹر سپلائی سکیمیں مکمل ہوئیں یا جن سکیموں اور واٹر سپلائی سکیموں پر کام جاری ہے تفصیل فراہم کی جائے نیز واٹر سپلائی سکیمیں جہاں بھی ہونی ہیں یوسی بمعہ گاؤں مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

محکمہ کی طرف سے جواب موصول نہیں ہوا؟

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کچھ Leave applications آئی ہیں آج کی تاریخ کے لئے: حاجی قلندر خان لودھی صاحب، منسٹر، آج کے لئے، جناب فضل الٰہی خان، ایم پی اے، آج کے لئے، ڈاکٹر امجد علی، منسٹر، آج کے لئے، سردار یوسف، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عبدالکریم خان، ایڈوائزر، آج کے لئے، میاں خلیق الرحمان، ایڈوائزر، آج کے لئے، جناب فضل حکیم، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب افتخار علی مشوانی، ایم پی اے، آج کے لئے، حاجی انور حیات خان، ایم پی اے، آج کے لئے، سید فخر جہاں، ایم پی اے، آج کے لئے، مسماۃ رابعہ بصری، ایم پی اے، جناب ہشام انعام اللہ، منسٹر اور سمیرا شمس، ایم پی اے، آج کے لئے، منظور ہیں؟

اراکین: جی ہاں۔

Mr. Deputy Speaker: Leave granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ایک اعلان ہے، میں ایک اناؤس، اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ اسمبلی سیکر ٹریٹ کی جانب سے بار بار تاکید کے باوجود بعض محکمہ جات سوالوں کے جوابات ایجنڈے سے دو دن پہلے نہیں بھجواتے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف ارکان اسمبلی بلکہ وزراء صاحبان کو بھی مشکلات در پیش آتی ہیں۔ لہذا ایک بار پھر تنبیہہ کی جاتی ہے کہ تمام محکمہ جات اپنے سوالوں کے جوابات کم از کم ایجنڈے سے دو دن پہلے اسمبلی سیکر ٹریٹ کو پہنچانے کو یقینی بنائیں، بصورت دیگر وزیر اعلیٰ صاحب خیبر پختونخوا اور چیف سیکر ٹری صاحب کو مذکورہ محکمہ کے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت تادیبی کارروائی کی تجویز دی جائے گی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Call attention Notice: Mr. Salahudin, MPA.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, but before coming to my call attention, I would like to take advantage of this opportunity. I know, quite a lot has already been spoken about this green book and the rule that I wanted to discuss on Wednesday. Whenever, we say something, honourable Law Minister, just picks up this booklet or this book and he says that will rule this. I wanted to discuss on Wednesday about the rule -19, I know your ruling has come in this regard already but I also wanted to quote Article 109 of the Constitution because it was serious what happened on Wednesday was a serious violation of the rules and I am sure, if I mention something, honourable Minister Sultan Khan will again pick up the green book but I wanted to discuss this, and this discussion that we had it earlier in the situation that we had earlier, wouldn't have happened. If I had been allowed, if my point of order had been allowed then I had been given an opportunity to point out what I wanted to say.

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، موشن لے کر آئے ہیں، کال اٹینشن نوٹس الگ چیز ہے اور موشن الگ چیز ہے، آپ کال اٹینشن نوٹس آپ نے کہہ دیا جی، ان کے نوٹس میں آگیا ہے، گورنمنٹ کے نوٹس میں اگر آپ اس پر ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں یا موشن لانے چاہتے ہیں تو وہ لے آئیں۔

Mr. Salahuddin: I was just, because, very rarely that I wanted to explain that very rarely I get such an opportunity, so I wanted to just take advantage of that opportunity. Mr. Speaker Sir! I would like to draw the attention, divert the attention, your attention and

that of the House to a serious issue in my constituency. There is very irritating interference in all the departments on the part of administration and emanate? I request your ruling and clear words that role and domain of MPA, MNA and that of the Governor are already identified and determined. So, please you and the House needs to make sure that no one crosses the limit. What I want to say, whereever I go, whatever department I go to, I am being told that, what I have been told, I am not saying that, you have to understand that someone is a Governor and you have to understand it. Okay, I do, but he has his own domain, he has his own role and I have my own and as I mentioned by administration, I actually meant the Governor but again Sultan Khan will pick up that book, but it not me, saying it, I have been told, I have been told, I have been told. As I mentioned.

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب، آپ کا کال اٹینشن نوٹس سن لیا گیا ہے، اگر آپ اس پر باقاعدہ کچھ ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں یا موشن لانا چاہتے ہیں تو آپ لا سکتے ہیں۔ جی، شہرام ترکئ صاحب، شہرام ترکئ صاحب۔

وزیر بلدیات: مهربانی سپیکر صاحب، ایم پی اے صاحب خبرې اوکړې، ما نه خپله هیره شوه، بهرحال، بالکل د هر سړی ما شنګه وختې هم اووئیل، زه بیا هم وایمه،.I repeat myself چې Respect is be respect for everybody که هغې ایم این اے، که ایم پی اے دے ،که ګورنر دے ، که چیف منسټر دے که عام Lay man دے ، که سرکاری افسر دے ، د هر سړی یو Domain دے ، یو عزت دے ، او هر سړے Within the limit خوځئ، نو هر سړی د پاره یو Comfortable environment وی نو ان شاء اللّٰہ داسې څه خبره به نه وی، سنی سنائی باتیں ځان له خبره ده، بهرحال I see your point چې یره ته کوم طرف دا اشاره کول غواړی یا څه ووئیل غواړی، داسې څه خبره به نه وی، ستا خپل عزت دے ، د نورو خپل عزت دے ، د هر سړی یو خپل عزت او په هغې دائره اختیار کښې به دننه هر سړے خوځئ، نو زما په خیال، That how the system will work efficiently and correctly if I may correct myself. بهرحال ان شاء اللّٰہ څه ایشو به نه وی، Your point is well noted and we look into it, if there is

any such kind of problem, we will fix it Insha Allah and I hope that is all right for the honourable MPA Sahib, this is my answer.

جناب ڈپٹی سپیکر: کال اٹینشن پر یہی ہوتا ہے۔

Mr. Salahudin: Minister Sahib is giving, so, I am just looking forward to see that happens, just looking forward to see that happens I am taking this issue.

Mr. Deputy Speaker: Call Attention Notice No. 134, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ آئس کا نشہ صوبہ بھر میں بالعموم پشاور اور ایبٹ آباد میں بالخصوص کالجز، مارکیٹ وغیرہ میں عام ہو رہا ہے جس کی وجہ سے ہمارے بچے بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں اور میری اس معزز ایوان کی وساطت سے حکومت وقت سے التماس ہے کہ اس کے فوری سدباب کے لئے اقدامات کئے جائیں تاکہ نوجوان نسل۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، آپ یہ دوسرا کوئی پڑھ رہے ہیں، آپ کا 134 جو ہے وہ دوسرا ہے۔

سردار اورنگزیب: 135۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 134، میرے پاس جو ہے وہ 134 ہے آپ کا۔

سردار اورنگزیب: نہیں میرا 135 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اور مجھے 134 دیا گیا ہے۔ جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، میری واری، گودم پے جانداا ے، شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ آئس کا نشہ صوبہ بھر میں بالعموم پشاور اور ایبٹ آباد میں بالخصوص کالجز اور مارکیٹ وغیرہ میں عام ہو رہا ہے جس کی وجہ سے ہمارے بچے بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں، میری اس معزز ایوان کی وساطت سے حکومت وقت سے التماس ہے کہ اس کے فوری سدباب کے لئے اقدامات کئے جائیں تاکہ نوجوان نسل کو اس نشے سے محفوظ رکھا جاسکے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، اس پر میں تھوڑی سی بات۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، اگر اس کا منسٹر صاحب کے علاوہ میں ہی جواب دے دوں تو بہتر ہو گا، میں بتا دیتا ہوں اس لئے کہ میں نے بذات خود پانچ چھ میٹنگز اس پر چیئر کی ہیں، ہر مہینے اس میں ہمارے پاس

آنریبل ممبرز آتے ہیں، اور نیکسٹ میٹنگ میں اپوزیشن لیڈر کو بھی دعوت دوں گا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ میٹنگ میں بیٹھیں، آپ سے بھی بات کی تھی کہ آپ بھی اس میں آئیں، تو اس میں تقریباً تمام قانونی تقاضے پورے ہو چکے ہیں، ان شاء اللہ چیف منسٹر صاحب کے پاس بریفنگ جائے گی اور فوراً اسمبلی میں آئے گی، ہم اسمبلی سے اس کو پاس کریں گے ان شاء اللہ۔ جی، وزیر قانون۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: گورنمنٹ کی طرف سے بھی اس پر جواب آ جائے۔ سر، بس میرے خیال میں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، حکومت کا کام آپ نے آسان کر دیا ہے (تالیاں) اور جواب آپ نے دے دیا ہے۔ سر، یہ تو Lighter point پر تھا، بالکل مجھے پتہ ہے Personally اس میں آپ نے Efforts کی ہیں میٹنگز بھی بلائی ہیں اور ہم ایسی سٹیج پر ہیں کہ یہ قانون ہم اسمبلی کے فلور پر بہت جلد لا رہے ہیں، تو نلوٹھا صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ یہ جو آئس والا مسئلہ ہے تو یہ نیا آیا تھا اور اس کے لئے سپیشل قانون سازی نہیں تھی تو اس وجہ سے یہ ذرا تھوڑا بہت یہ Spread ہوا لیکن ان شاء اللہ جو فگرز تھوڑے بہت میں بتا رہا ہوں، 2018-2019 کے دوران جو محکمہ داخلہ جو ہے تو انہوں نے، پولیس نے 309 مقدمات ان کے اوپر درج بھی کئے ہیں لیکن Having said that, نلوٹھا صاحب کی بات درست ہے، اس کے اوپر ہم سپیشل لیجسلیشن لا رہے ہیں ان شاء اللہ اگر آپ کا کوئی بھی Feedback ہے، کوئی آپ رائے دینا چاہتے ہیں You are always well Comed، ہم اس کو قانون میں شامل کر دیں گے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Item No. 8, honourable Minister for Finance, to please introduce the Khyber Pakhtunkwa, Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2019, in the House,

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law)</u>: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2019, in the House.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> It stands introduced.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9, honourable Minister for Finance, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Authority (Second amendment) Bill, 2019, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Second Amendment) Bill, 2019, in the House, thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: فیصل زیب خان۔

جناب فیصل زیب خان: شکریہ جناب سپیکر، فلور پر کھڑا ہونے سے پہلے، سب سے پہلے تو منسٹر لاء کو کچھ یاد آگیا ہوگا کہ ایک کمٹمنٹ یہاں پر ہوئی تھی، اس کا جواب تو وہ دیں گے لیکن ایک بہت اہم مسئلے پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ منسٹر سی اینڈ ڈبلیو صاحب یہاں پر موجود ہیں، حال ہی میں ابھی Snowfall ہوا ہے ہمارے شانگلہ میں اور آج میرے خیال میں Forecast یہی بتا رہی ہے کہ ایک دو دن میں اور بھی Snowfall کے ہونے کا چانس ہے لیکن جناب سپیکر، معلوم نہیں کہ ایم اینڈ آر کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا ہے؟ آج بھی Maximum ہمارے روڈز بلاک ہیں، اگر ایکسیئن سی اینڈ ڈبلیو سے بات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ پی ٹی آئی ٹھیکیدار ہے تو سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر صاحب ہمیں بتائیں کہ کیا آپ نے ایم اینڈ آر کا ٹھیکہ میرٹ کی بنیاد پر دیا ہے؟ اور جب آپ نے ایک ٹھیکیدار کو دیا ہے جو کہ سابق مشیر ٹورازم کے کزن ہیں، تو کیا آپ نے پہلے ان کی جو Requirements تھیں، وہ دیکھی تھیں، کیا ان کے پاس مشینری تھی کہ وہ یہ روڈ کلیئر کرتا؟ یقین کریں تین ہفتے ہو گئے ہیں کہ ہمارے 80 پرسنٹ روڈز آج بھی بلاک ہیں اور لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف ہے تو میری گزارش ہوگی منسٹر صاحب سے کہ فی الفور اس پر ایکشن لیا جائے تاکہ ہمارے لوگوں کا یہ مسئلہ حل ہو۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سر۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر، سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے سینکڑوں کے حساب سے ٹینڈرز ہوتے ہیں، مجھے تو زبانی یاد نہیں ہوگا کون ٹھیکیدار ہے، اللہ کے فضل سے یہ شرف سی اینڈ ڈبلیو کے پی کے کو حاصل ہوا کہ پچھلے جو پانچ سال کا Tenure تھا، اس میں ہم نے Electronic

bidding متعارف کرادی ہے، یہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کسی کو ٹینڈر دیا جاسکے اور ابھی تو اس کو اتنا اپ گریڈ کر دیا گیا ہے کہ Pooling بھی ناممکن ہو گئی ہے لیکن میرے بھائی نے جو سوال اٹھایا جناب سپیکر صاحب، میں اس کی طرف آتا ہوں، اس دفعہ جو برف پڑی ہے، میرے خیال میں پچھلے بارہ سال میں، پندرہ سال میں اتنی برف نہیں پڑی، وسائل محدود ہیں، کوشش ہماری یہ ہے کہ جتنے سی اینڈ ڈبلیو کے روڈز ہیں، ان کو اوپن رکھیں۔ میرا WhatsApp گروپ ہے، اس پر روزانہ میں سب تصویریں فارورڈ کر دیتا ہوں، روزانہ کی Base پر جہاں جہاں Snow clearance ہو رہی ہے، روزانہ کی Base پر تصویریں آتی ہیں۔ جناب سپیکر، بہت سارے روڈز ایسے ہیں جو سی اینڈ ڈبلیو کے روڈز نہیں ہیں، رورل روڈز ہیں، کوئی لوکل گورنمنٹ کے روڈز ہیں، لوکل گورنمنٹ کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود میں نے ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکٹ کیا ہوا ہے کہ جہاں بھی کوئی لینڈ سلائیڈ ہے، جہاں پر کوئی برف کی وجہ سے روڈ بند ہیں آپ یہ مت دیکھیں کہ یہ سی اینڈ ڈبلیو کا ہے، این ایچ اے کا ہے یا ڈسٹرکٹ کونسل کا ہے، آپ سب کے اوپر کام کریں، اگر آپ مجھے لکھ کر دے دیں جہاں آپ کو زیادہ پرابلم ہیں ان شاء اللہ ہم یکدم اس کے اوپر ایکشن شروع کروائیں گے جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب تاج محمد ترند صاحب۔

<u>جناب تاج محمد:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، آپ نے مجھے موقع دیا۔ سپیکر صاحب، میں اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ جانتے ہیں کہ ہمارے صوبے کو پانچ زون میں تقسیم کیا گیا ہے لیکن بدقسمتی سے زون تھری بہت بڑا رکھا گیا ہے، تقریباً اگر آپ دیکھیں تو چودہ ڈسٹرکٹس جو ہیں وہ زون تھری میں رکھے گئے ہیں، تو پچھلی اسمبلی میں یہاں پر ایک متفقہ قرارداد پاس ہوئی تھی اور اس قرارداد کی روشنی میں پھر لاء منسٹر کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی تھی کہ اس چیز کو دیکھیں کہ زون سیکس کو بنایا جائے یا نہیں؟ لیکن حکومت کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے اس کمیٹی کا جو مینڈیٹ تھا، وہ ختم ہو گیا تھا، تو میری گزارش یہ ہے لاء منسٹر صاحب سے اور حکومت سے کہ اس کمیٹی کو دوبارہ فعال کیا جائے اس لاء منسٹر کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس ایشو کو حل کرانے کی کوشش کرے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سلطان صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، یہ آنریبل ممبر نے جو بات کی ہے تو میرے خیال میں اس پر گورنمنٹ کو کوئی اعتراض نہیں ہے اور اگر یہ کمیٹی جو ہے، وہ واپس نوٹیفیکیشن ہوتا ہے اور بحال ہوتی ہے تو میں یہاں پر ریکارڈ پر کہنا

چاہ رہا ہوں کہ آنربیل ممبر کی بات کو گورنمنٹ سپورٹ کرتی ہے، بیشک یہ کمیٹی بنادی جائے اور آگے اس کا جو بھی پراسیس ہے، وہ کرلیا جائے جی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 10:00 am of the Monday morning, 11th February, 2019.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 11فروری 2019ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)